ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی | دو ابی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی

سالانہ

عوام سے ۳ روپیہ
خواص و معاونین سے ۔ ۵ روپیہ
ہندوستان سے باہر کے
بر مذاہب والوں سے
جماعت کے
مستطیع دس روپیہ
کم آمدنی والے لوگوں سے ۲ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۹ صفر ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

الہامات و رؤیا

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - (۱) قدرت کے دروازے کھلے ہیں۔

(۲) نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ (۳) تیری عاجزانہ راہیں اسکو پسند آئیں۔ (۴) انّی انرتک و اثرتک

ترجمہ۔ مینے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔

(۵) جو دعائیں آج قبول ہوئیں انمیں قوت اشتراک اسلام بہی ہے

(۶) تیری لئے ایک خزانہ مخفی تہا (۷) کل لک و لامرک

ترجمہ۔ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہی۔

(۸) یا اللہ اب شہر کی بلائیں بہی ٹالدے (۹) ایک موتی ہے میں اسکو ظاہر کرونگا اور لوگونکے سامنے اسکو عزت دونگا

(۱۰) اجر الاثیم و اُریه الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جسنے میرا گناہ کیا ہے۔ میں اسکو گھسیٹونگا اور اسکو دوزخ دکہلاؤنگا

(۱۱) بلجت آیاتی۔ ترجمہ میرے نشان ظاہر ہو جائینگے

(۱۲) قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ۔ کہدے اللہ ہے اور پہر انکو چھوڑ دے۔ اپنی بیہودگی میں لعب کریں

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - ۱- خواب میں مینے دیکہا کہ میری بیوی مجہے کہتی ہے کہ میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔ اسپر میں نے انکو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑہا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور میں ہے کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے

۲- اردت زمان الزلزلة - یعنے مینے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔

قو نوی کے آسمان میں سمجھا جاوے خواہ بحسب اعتقاد شیخ اجل دہلوی
کے "حیاتنگیہ مقطوع بہ است در قبور باشند نہ در سموات" (ارش)
ان کا قرار قبروں میں مانو۔ دونو قول سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت
ہے اب ہمارے مولوی صاحبان انصاف فرمادیں کہ جب یہ علماء ایسی
تاویلوں سے جن سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح فوت ہو گئے آپ لوگوں
کے نزدیک کافر نہیں تو پھر احمدی علماء کے حق میں بوجہ وفات مسیح یا
تاویل کیوں کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے اے مسجد کے ملّاؤ کیوں اپنے
آپ کو تباہ اور مخلوق خدا کو گمراہ کر رہے ہو۔

مومنوں پر کفر کا کرنا گماں ۔ ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں ٭
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ۔ دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں ٭
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ۔ خاک راہ احمد مختار ہیں ۔

(کرم داد احمدی از دولمیال ضلع جہلم)

شاہ کابل کا ایک ہندی وکیل

اخبار زمیندار مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون بعنوان "ہز میجسٹی امیر صاحب پر نکتہ چینیاں" شائع ہوا ہے جس کے اخیر پر یہ عبارت تحریر ہے۔ "احمدی جماعت کے ایک رکن اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہز مجسٹی امیر صاحب عام مذہبی خیالات کا اس قدر پاس کرتے ہیں کہ محض ہندو صاحبوں کی خاطر گائے کی قربانی نہیں کرتے تو انھوں نے احمدی جماعت کے ایک معزز شخص کو کابل میں سنگسار کرنیکا کیوں حکم دیا۔ اس پر ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار نے امیر صاحب کی یوں ہمدردی زبانی کی "مگر معترض صاحب کو یہ واضح رہے کہ افغانستان اسلامی سلطنت ہے اور وہاں اسلامی احکام کی حکومت ہے جب علماء کابل نے اس احمدی شخص کو مرتد قرار دیا تو امیر صاحب مجبور تھے"۔

ناظرین میں اپنی دانست میں مولوی سراج الدین احمد صاحب کو مذہبی علوم میں اچھے خاصے عالم اور اسکے ساتھ ہی غیر متعصب بھی سمجھتا تھا مگر اس تحریر سے ثابت ہوا کہ آپ بھی کابل کے ملاؤں کی طرح ہی اسلامی شریعت سے واقف ہیں۔ یا بعض خوشامدی اخبار و نگیوں کی طرح امیر صاحب کے خوشامدی بن گئے ہیں۔ افسوس ایڈیٹر صاحب نے عبد اللطیف مرحوم کے ارتداد کے کوئی دلیل تحریر نہیں فرمائی۔ اور یہ بھی ثابت نہیں کیا کہ امیر صاحب کے روبرو جو نیکوکار مسلمان بادشاہ تھے مرحوم کے ارتداد کا کیا ثبوت پیش کیا گیا جس پر حکم سزا رجم صادر ہوا اور کس حکم شرعی کے بموجب انکو دھوکہ دیکر انگریزی علاقہ سے کابل میں طلب کیا گیا۔ کیوں نہیں یہ حکم دیدیا کہ چونکہ وہ شخص نئے عقیدہ کا آدمی ہے ہمارے علاقہ میں نہ آوے۔ اگر ملاؤں کی زبان ہی اسلامی شریعت ہے تو کابل کی اسلامی حکومت معلوم۔ اگر صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا مرزا غلام احمد صاحب کو امام یا مجدد یا مہدی یا مسیح ماننا ارتداد ہے تو امام مالک۔ امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد حنبل کے مقلد سب مرتد ہوئے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ جاننا ارتداد ہے تو اس سے پہلے کے بہت علماء و فضلاء امام مرتد ہوئے اور اگر ان کا ارتداد کا یہ اعتقاد ثبوت ہے کہ انگریزوں کی پُرامن سلطنت سے جہاد کرنا ممنوع سمجھتے تھے۔ تو امیر صاحب عام مسلمانوں میں یہ اعلان کیوں نہیں جاری فرما دیتے تاکہ کابل کا اسلامی سلطنت ہونا باحسن وجوہ ثابت ہو جائے اور امیر صاحب کے خطاب ضیاء الملت والدین کے ساتھ لفظ غازی کا اضافہ ہو جائے۔ پھر اس وقت اگر ان کی رعایا کا کوئی آدمی اس جہاد کا انکار کرے تو مرتد سمجھ کر سنگسار کیا جائے۔ مجھے کابل کے ملاؤں پر تو کچھ افسوس نہیں یہ فرقہ تو ایسا ہی ہوتا ہے جس نے اندلس کی تاریخ پڑھی ہوگی وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس سلطنت کی بنیاد برکن یہی حضرات تھے۔ افسوس ہے تو اخبار زمیندار کے لائق ایڈیٹر پر ہے۔ جنھوں نے بے سوچے سمجھے بلا کسی دلیل و حجت کے یہ مان لیا کہ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم مرتد ہوگئے تھے۔ اور امیر صاحب کے اس شرعی جرم (و من یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم) کو جائز قرار دیدیا اور پھر کابل کو اسلامی حکومت کے ماتحت سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر اسلامی حکومت ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ کابل میں ہے تو اسلامی شریعت کسی تعریف کی مستحق نہیں ہے۔ اسلامی شریعت تو وہ برکتیں اپنے اندر رکھتی ہے جس پر عمل کرنے سے مسلمان تمام دنیا کے مالک ہو گئے تھے اور اس شریعت کے ترک عمل نے ہی مسلمانوں کو .... قعر مذلت میں گرا دیا۔ یہ بھی کوئی اسلامی شریعت کا حکم ہے کہ ایک شخص قرآن کو بلفظہ و حرفہ منزل من اللہ سمجھ کر کتاب اللہ یقین رکھتا ہے اور محمد رسول اللہ کو سید المرسلین اور خاتم النبیین سمجھتا ہے اور شریعت کے احکام پر پورے طور پر عمل کرتا ہے اور نماز بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھتا ہے اور روزہ فرض سمجھ کر رکھتا ہے مگر مسیح کو باستدلال آیات قرآنی مردہ مانتا ہے اور ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا بسند کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ ضروری خیال کرتا ہے۔ اور اس صدی کے مجدد یا مہدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مانتا ہے اور قرآنی احکام کے بموجب ایسی پُرامن سلطنت (انگریزی) سے جہاد کو ممنوع یقین رکھتا ہے۔ ایسے شخص کو کابل کی اسلامی حکومت مرتد قرار دیکر سنگسار کرتی ہے ایسی حکومت سے خدا کی پناہ۔ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی حکومت سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا۔ اور امام ابو حنیفہ رح کا قول ہے کہ لا نکفر

جب کابل کے ملاؤں نے مرحوم پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا تو کیا امیر صاحب نے اسکی تحقیقات کی کہ کس جرم پر یہ فتویٰ دیا گیا ہے؟ اور کس حکم سے سزا رجم دی گئی ہے؟ اگر ایڈیٹر صاحب اس مقدمہ کی مسل کی نقل منگا کر اپنے اخبار میں شائع کریں تو احمدی جماعت کی سوء ظنی جو امیر صاحب کی نسبت ہے دور ہو سکتی ہے۔ اگر آپ یہ فرما دیں کہ امیر صاحب کو انکی سوء ظنی کی کیا پرواہ ہے تو یہ بالکل سچ ہے مگر امیر صاحب کے وہ فقرات جو انھوں نے گاؤ کی ممانعت کی نسبت فرمائے (کہ میں کسی ایک فرقہ کا مہمان نہیں بلکہ سب فرقوں کا اور کسی فرقہ کی رنجیدگی میں گوارا نہیں کرتا) ضروری ہے کہ اس جماعت کی سوء ظنی بھی دور کر دیجاوے ورنہ وہ مذکورہ اقوال غلط ثابت ہونگے۔ امیر صاحب نے ہندوؤں کی رنجیدگی سے بچنے کیلئے صرف ایک حیوان کے قتل سے پرہیز کیا ہے تو کیا ہمارے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ انکے جرم کے ثبوت کی نقل ہمکو بھیجدیں تاکہ ہمارا اطمینان ہو جاوے اگر یہ نہیں تو ایڈیٹر صاحب زمیندار ہی مہربانی فرما کر ان کے وجوہ ارتداد۔ اور سزا رجم کی دلائل شرعی سے آگاہ بخشیں ورنہ خیر اب خوشامد اخواہ کچھ لکھدیں ہمارا تو کامل یقین ہے کہ امیر صاحب ایکدن ضرور اسی حیثیت سے جس طرح عبد اللطیف مرحوم انکے روبرو پیش ہوئے خدا کے حضور حاضر کئے جائینگے اور سوال ہوگا بای ذنب قتلت۔

امیر صاحب کی بے تعصبی پر افسوس کہ شیعہ فرقہ۔ جن کا اصحاب ثلٰثہ کو گالیاں دینا برملا نہ سہی خفیہ سہی عبادت تصور ہو۔ یہ مہربانی کا خیال ہے۔ اور ایک سچا مسلمان ایک فروعی مسئلہ حیات و ممات مسیح عقیدہ امتناع جہاد انگلشیہ سلطنت سے کسطرح بے رحمی سے سنگسار کیا جائے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے یہ مسئلہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب کسی مسلمان مجرم کو قتل گاہ کو لیجائیں تو قریباً دو من پختہ لوہا اس کے گلے میں ڈالا جائے اور اس کا ناک چھید کر اونٹ کی طرح رسی ڈال کر کشاں کشاں لیجائیں کس شرعی حکم سے ہے۔ ایسے بے رحم مذہب سے خدا کی پناہ اور ایسی اسلامی حکومت سے خدا کی امان۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے مہربان ایڈیٹر اخبار زمیندار میرے سوالات کے جواب سے تسلی فرمادیں گے۔ م

م ناظرین یہ ہیں ہمارے ملک کے حاجت روا اور قوم کے مشکل کشا رسالے حکم الحاکمین خدا اس خیر امت کی اصلاح کرا اور ان کو راہ راست پر لگا آمین (اخبار زمیندار کا ایک زمیندار ناظر)
راقم

آگے میرے سامنے زنا کرتے بے رحم میری آنکھوں کے سامنے قتل و خونریزی کرتے اور میں خاموش اور سنسان بے اختیاری و مجبوری کے ساتھ صبر و شکر کر کے اِن سیہ کاریوں کو دیکھتی۔ اُس کے خلاف جب میری شعاعیں بُت پرستی کا جوش و خروش بڑھاتیں۔ میں اپنی قسمت پر اور زیادہ رونے لگی۔ اور گو اب چاروں طرف ہجوم تھا۔ میلے لگا کرتے تھے دور دور سے لوگ آ کے میرے سامنے سر جھکایا کرتے تھے مگر میں اس کفر و شرک کے زمانہ پر اُس سیہ کاری و بدکاری کے زمانے کو ترجیح دیتی تھی۔

ممکن تھا کہ اِن جہالتوں سے برہم اور اِن نالائقیوں پر مشتعل ہو کے میں اپنی لَو کو ذرا بڑھاتی اور خانہ کعبہ اور گرد و پیش کے سامان شرک میں آگ لگا دیتی۔ مگر مجھے خاموشی سے انتظار کرنے کا حکم تھا۔ خدا کی یہی مرضی تھی کہ اِن بدتمیزیوں کو چپکے چپکے دیکھوں اور دم نہ ماروں۔

آخر وہ وقت آ گیا جب میری روشنی سارے عالم میں پھیلنے والی تھی۔ اور خدا کی مشیت میں تھا کہ ساری دُنیا میرے نور سے جگمگا اُٹھے۔ عین اُس حالت میں کہ ہر طرف کفر و شرک کا دور دورہ تھا میری توحید کی شعاعیں بُت پرستی کی ظلمت سے مغلوب ہو کے بے اثر ہو گئی تھیں اور میں بُت خانے کا چراغ بنی ہوئی تھی حضرت پیغمبر عرب اور نبی آخر الزمان صلعم پیدا ہوئے آپکی ولادت کے ساتھ ہی میری ضو دفعتاً ایک صاعقہ کی شان سے ایوان کسریٰ پر پہنچی اُس کے در و دیوار میں زلزلہ ڈال دیا۔ اور اُس کی بُنیاد منہدم کر دی۔ اس کے چالیس برس بعد جب دعوت حق کی صدا بلند ہوئی تو میری سچی روشنی نمودار ہونا شروع ہوئی۔

وہ وقت مجھے اچھی طرح یاد ہے جب شرک و توحید میں مقابلہ شروع ہوا ہے۔ اور شرک اپنی ظلمت کا آخری جوش غیظ و غضب کے ساتھ دکھا رہا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ اپنی دستبرد سے مجھے گل کر دے۔ اس وقت اُس سچے داعی حق اور اُس کے چند مست بادہ توحید رفقا نے مخالفوں اور توحید کے دشمنوں کے ہاتھ سے جیسی جیسی تکلیفیں اُٹھائی۔ اور سخت سخت اذیتیں برداشت کی ہیں بیان نہیں ہو سکتا کبھی یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہ ہو میرے ساتھ ان داعیان حق کی زندگی کا چراغ بھی نہ گل ہو جائے لیکن نہیں۔

چراغے راکہ ایزد بر فروزد ۔۔۔ کسے کو تف زند ریشش بسوزد

کسی کا کچھ زور نہ چلا۔ اور نعرۂ توحید بلند کرنے والوں کی آواز سارے عرب میں گونج اُٹھی اب میری شان بڑھانے میری روشنی تیز کرنے کے لئے بُت پرستی و شرک کے رسوم مٹا دیئے گئے۔ توحید و خدا پرستی کا سچا جوش دلوں میں پیدا کیا گیا۔ حرم کا ایوان ربانی بتوں کی ظلمت سے صاف اور وحدت کے نور سے معمور کیا گیا۔ اور اِن کارروائیوں کے ساتھ ہی میں یکایک اس طرح چمک اُٹھی کہ میری کرنیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی انتہائی سرحدوں سے گذر جانے کے لئے بیتاب تھیں۔

اب ایک مبارک گروہ میری روشنی پھیلانے اور میرے راستے میں سے ظلم و جور اور شرک و کفر کی خار زار جھاڑیاں دور کرنے کیلئے تیار ہوا۔ یہ لوگ میرے نورانی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں اور ان پر میری شعاعوں کا عکس پڑ رہا تھا۔ ان کے نورانی چہروں اور ان کی متبرک ڈاڑھیوں پر میری کرنیں عالم نور پیدا کر رہی تھیں۔ اور اُن کے سینوں اور دلوں میں وہ چراغ شعلہ افگن تھے جنہیں میں نے اپنی روشنی سے جلایا تھا۔ یہ خدا کا مقرب گروہ لشکر حق پرستی کی دھن میں جو نکلا تو چند ہی روز میں ساری دُنیا ظلمت کے نشیب و فراز سے پاک ہو گئی اور جہاں اور جس سرزمین میں دیکھیے میری ہی روشنی پھیلی ہوئی تھی

آج تم چاہے اپنی آنکھوں سے میری شعاعوں کو دیکھتے ہو مگر انہیں شمعوں اور چراغوں کی روشنی میں چلتے پھرتے ہو جو میرے نور سے روشن ہوئے ہیں۔ کوئی حصہ خدا پرستی کی مسجدوں سے خالی ہے؟ اُن مسجدوں کے طاقوں میں جتنے چراغ جل رہے ہیں اِن سب میں میری ہی روشنی ہے۔ میں نے اپنی پیدا کی ہوئی تہذیب سے تمہارے تمدن اور تمہاری دنیوی معاشرت کے لئے اگر آبادیوں کی رونق بڑھائی اور تمہاری گذرگاہوں میں اُجالا پھیلایا تو میں نے تمہارے لئے وہ سڑک بھی روشن کر دی جس پر سے ہو کے تمہیں سب سے بڑا سفر کرنا پڑتا ہے۔ اور جو تمہیں اس عالم سے اُس دوسرے عالم نور میں پہنچاتی ہے۔ یہ سڑک تیرہ و تاریک اور نہایت خطرناک حالت میں پڑی تھی۔ میں نے اُس میں اپنی لالٹینیں روشن کیں اور تمہیں دکھا دیا کہ کیونکر تم نجات کے راستے پر چل سکتے ہو۔ اور دور کیوں جاؤ اگر تمہیں توحید کا چسکہ ہے اور نور ایمان رکھتے ہو تو خود اپنے سینوں میں میرا چراغ روشن پاؤ گے۔"

شمع حرم کی زبان سے یہ واقعات سُننے کے بعد اب سوا اس کے اور کچھ نہیں باقی رہ گیا ہے کہ ہم اس کے لئے روز افزوں ترقی کے ساتھ ہمیشہ روشن رہنے کی دعا کر کے اپنے ناظرین سے رخصت ہوں۔ (از دلگداز)

اطلاع

خریداران الحکم کو اس سے پیشتر میں توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ وہ خط و کتابت میں نمبر خریداری جو اُن کی چٹ پر دستی۔ یا مطبوعہ ہوتا ہے درج کیا کریں۔ تاکہ تلاش نمبر میں بہت سا وقت ضائع نہ ہو۔ اور ان کے ارشاد کی تعمیل میں بھی توقف نہ واقع ہو۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد پھر اس حالت پر ہو جاتے ہیں۔ یعنے نمبر خریداری کا درج کرنا ترک کر دیا جاتا ہے۔ جس سے علاوہ وقت کے ضائع ہونے کے احباب کے جواب میں روک پیدا ہو کر ان کے لئے شکایت کا موقع مل جاتا ہے۔ اِس وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے خوش معاملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت نمبر کا اندراج کرنے سے دریغ نہ کریں۔ بعض حضرات ایسے ہیں جو بجائے نمبر خریداری کے درج کرنے کے رجسٹرڈ اہل ۷۷ درج کرتے ہیں۔ وہ خوب یاد رکھیں کہ یہ نمبر ڈاک خانہ کا ہے۔ اس ڈاک خانہ کے نمبر کے مقابل پر جو نمبر درج ہوتا ہے وہ ان کی خریداری کا ہے۔

(۲) جن خریداروں کے ذمہ سال رواں کا بقایا چندہ واجب الوصول ہے۔ وہ اپنا ذمگی بقایا ارسال کر کے ممنون فرما دیں۔ یا وہ اطلاع دیں کہ کونسا پرچہ اُن کے نام وی پی کیا جاوے اگر وہ اطلاع نہ دینگے۔ تو وہ ہر وقت مطبع کا وی پی لینے کے لئے طیار رہیں۔

منیجر الحکم

استفسار اور اُن کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جوابات حسب ذیل عرض ہیں و باللہ التوفیق وہو نعم المولیٰ ونعم الرفیق۔

سوال اول۔ روٹی پر یا کھانے پر ختم دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ طریق جو آجکل پنجاب میں رواج ہے کہ میت کے ورود یا ارواح بھیجنے کے لئے کچھ کھانا اور چند روٹیاں پکائی جاتی ہیں پھر اُن کو سامنے رکھکر ایک آدمی کچھ اس پر پڑھتا ہے پھر ارواح بخشتا ہے اس کی اصلیت قرآن مجید حدیث شریف و آثار صحابہ میں کہیں پائی نہیں گئی۔ کھانا صدقہ کے طور پر دینا میت کی طرف سے یا میت کے لئے دعاء مغفرت کرنا جائز ہے مگر اس میں بھی شرط ہے کہ ریا فخر سمعہ رسم کی پابندی نہ ہو کہ اس سے وہ گناہ یا شرک کی حد کو پہنچ جاتا ہے۔

سوال دوم۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مستورات کس طرح سے بیعت کرتی تھیں۔

جواب۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شرائط بیعت زبان مبارک سے فرماتے جاتے وہ بھی منظور کرتی جاتیں۔ صرف زبان سے بیعت ہوتی تھی ہاتھ پر ہاتھ مردوں کی طرح نہیں رکھا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام بھی اس طرح صرف زبانی بیعت لیتے ہیں۔

سوال سوم۔ کیا وہ مستورات حضرت نبی کریم صلعم سے پردہ کرتی تھیں یا کیا رسولوں سے پردہ کرنا واجب ہے کیا عام مستورات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بھی کرتی تھیں مثلاً ہاتھ پاؤں دبانا وغیرہ

جواب۔ و باللہ التوفیق۔ ہر ایک قانون کے لئے کوئی وجہ اور منشا ہوتا ہے پردہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو وجوہ ومنشا بیان فرمائے ہیں۔ اول زنا سے بچنا۔ دوسرا تہمت زنا سے بچنا۔ چنانچہ سورہ نور میں جہاں احکام پردہ (حجاب) کے بیان فرمائے ہیں وہاں پہلے زنا پھر تہمت زنا کو ذکر فرما کر پھر ان فعلوں سے بچنے کی تدبیر بیان فرمائی جو یہی پردہ ہے اور یہاں تک اسپر زور دیا کہ عورات بیگانہ یا ناقابل اعتبار سے بھی حجاب کا حکم دیدیا تاکہ اس کی کسی کے پاس تعریف کرنے سے کوئی فساد پیدا نہ ہو جاوے۔

چونکہ ہر ایک قانون میں مستثنیات بھی ہوتے ہیں یعنے کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن سے وہ احتمال اور خوف نقصان نہیں ہوتا جسکے لئے وہ قانون بنایا گیا ہے لہٰذا وہ اس قانون سے مستثنےٰ گنے جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جن سے احتمال اور خوف زنا یا تہمت زنا نہ تھا اس کو مستثنےٰ فرما دیا اور وہ دو قسم کے لوگ ہیں ایک قریبی رشتہ دار جیسے الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء۔

یعنے خاوند۔ باپ۔ خسر۔ بھائی۔ بھتیجا وغیرہ اور دوسرے غیر رشتہ دار جیسے فرمایا او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء یعنے ایسے چھوٹے بچے جو جماع پر قادر نہیں اور غیر اولی الاربۃ من الرجال آخیر پر فرمایا کہ تمام ایسے مرد بھی مستثنےٰ ہیں جو شہوانی نہیں جیسے انبیاء اور صدیقین اور صالحین اور بعض قسم کے مریض فوجے اور شیخ فانی اور جو کوئی غیر اولی الاربۃ کے نیچے آجاوے یعنے کہ شہوت جماع ہی نہیں رکھتے یا مغلوب الشہوت نہیں۔

پس انبیاء بھی اس واسطے اس حکم سے مستثنےٰ ہیں کہ وہ بھی محل احتمال نقصان نہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عید عورتوں کے مجمع میں تشریف لے جاتے اور ان کو صدقہ کا وعظ فرماتے اور حضرت بلال بھی ساتھ ہوتے بلکہ بعض عورتیں نبی علیہ السلام کی جوئیں دیکھنے کے لئے سر مبارک کو دیکھتی تھیں دیکھو مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۳۶۳ عن عکشوۃ قالت کانت زینب تفلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عندہ امرأۃ عثمان بن مظعون ونساء من المہاجرات یشکون منازلھن وانھن یخرجن منہ ویضیق علیھن فیہ فتکلمت زینب وترکت راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تکلمین بعینیک تکلمی واعملی عملک یعنے ایک دفعہ زینب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوئیں دیکھ رہی تھیں اور کچھ مہاجرات عورتیں بھی آ کے اپنے مکانات کی شکایت کر رہی تھیں جب زینب نے اُن سے بات کی تو سر مبارک کو چھوڑ دیا یعنے باتوں کی طرف مشغول ہو گئے۔ اسپر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو آنکھوں سے باتیں کر رہی ہے یعنے آنکھوں سے جوئیں دیکھتی رہ اور زبان سے بات کرتی رہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے طاہر اطہر طیب الطیب انسان کو جوئیں پڑتی تھیں ہرگز نہیں حاشا وکلا۔ بلکہ صرف محبت اور خدمت کے لئے اور تبرک کا ہاتھ لگانے اور مس کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے کے لئے جوئیں دیکھتی تھیں اور حضرت نبی کریم رؤف رحیم صاحب خلق عظیم بھی صرف اس غرض سے کہ ان کو خدمت کا اجر اللہ تعالیٰ دیوے سر مبارک آگے رکھدیتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر عورات صحابہ جنگلوں میں ساتھ جاتیں اور فوج کو پانی پلاتیں اور جو لوگ بیمار اور زخمی ہوتے اُن کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ میں پہنچاتی تھیں دیکھو مسند احمد حنبل صفحہ ۳۵۸ جلد ۶۔ عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسقی القوم ونخدمھم ونرد الجرحیٰ والقتلیٰ الی المدینۃ بلکہ غزوہ خیبر میں جب عورتیں جنگ کے لئے ساتھ نکلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت پر عرض کیا کہ ہم تیر دیا کرینگی فوج کو ستو پلائینگی اور زخمیوں کا علاج کیا کرینگی اسپر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اجازت ہی نہیں فرمائی بلکہ غنیمت خیبر سے انکا حصہ بھی مردوں کی طرح نکالا حدثنی حشرج ابن زیاد الاشجعی عن جدتہ ام ابیہ انھا قالت خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ خیبر وانا سادس ست نسوۃ فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان معہ نساء فارسل الینا فقال بامر من خرجتن فقلنا خرجنا نناول السھام ونسقی الناس السویق ومعنا ما نداوی بہ الجرحیٰ فقال قمن فانصرفن فلما فتح اللہ علیہ خیبر اخرج لنا سھاماً کسھام الرجال مسند امام امام احمد جلد ۵ صفحہ ۲۷۱

اصل بات یہ ہے کہ پنجاب کا حجاب شرعی حجاب نہیں ورنہ یہ اعتراض بھی آپ کے دل میں پیدا نہ ہوتا دوسرا پنجاب میں سورہ نور کی ایک آیت ہی قابل عمل نہیں سمجھی گئی ورنہ آپ کو یہ ابتلا نہ ہوتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن۔ یعنے مومن عورتوں کو کہہ کہ آنکھیں نیچے رکھیں اب اگر سارا منہ پنجابیوں کی طرح برقعہ میں بندھی تو آنکھوں کے نیچے رکھنے کا حکم ہی فضول ہو جاتا ہے اور اسکے بالمقابل مردوں کو حکم ہے یغضوا من ابصارھم تم بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھو اگر عورتوں کا منہ برقعہ سے بندھی جیسے آجکل رواج ہے تو مردوں کو نیچی آنکھیں رکھنے کا کیا فائدہ ہے بلکہ یہ حکم تو اس حالت میں مفید ہو سکتا ہے کہ اور پنجاب جیسے عورتوں کا منہ نظر آوے پھر مومن مردوں اور عورتوں دونوں کے حکم غض بصر کے بعد وجہ اسکی بیان فرمائی کہ یحفظوا فروجھم ویحفظن فروجھن سورہ نور رکوع ۴ غرض غض بصر سے حفاظت فروج ہے جب کہ حفاظت فرج اکمل طور پر حاصل ہو وہاں یہ ضرورت ہی نہیں رہتی چنانچہ باپ بیٹا وغیرہ انبیاء وصادقین بیمار وغیرہ کے موقعہ پر جنگی حالات اور پر لکھے گئے یہ پنجابی پردہ دیہات میں جا کر دیکھو اور ہی رنگ رکھتا ہے نہ یہ برقعہ ہے اور نہ یہ قید ہے غرض یہ پنجابی پابند کا رسمی پردہ شرعی پردہ ہی نہیں۔ دوسرا جہاں احتمال زنا و تہمت زنا ہو وہاں ضرورت بھی نہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ

(فضل دین حکیم از قادیان)

وصیّت ۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

میں اشتہار الوصیۃ مشتہرہ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء اپنے امام و مرشد و ہادی حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب غلام احمد سلمہ کی ہدایت کے موافق اقرار کرتا ہوں کہ مجھے ان تمام قواعد سے جو حضرت اقدس نے اور ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ نے شایع کئے ہیں پورا اتفاق ہے۔ اور نیز عمل کرنے کے لئے ہمہ تن طیار ہوں اور آیندہ بھی جو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور ان قواعد میں اصلاح و ترمیم وغیرہ کرے گی مجھے قبول و منظور ہے۔

(۲) میں نے حسب ہدایت اشتہار الوصیۃ مقبرہ بہشتی کے مصارف کے لئے ۱۰/ روپیہ چندہ امین انجمن حکیم مولوی نور الدین صاحب کے نام روانہ کر دیا ہے۔

(۳) جو کچھ اس وقت میرے پاس موجود تھا اُس کا دسواں حصہ بھی یعنی ۱۸ اٹھارہ روپے امین انجمن حکیم مولوی نور الدین صاحب کے نام روانہ بذریعہ منی آرڈر کر دیا ہے۔

(۴) آیندہ کے لئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ ہر سال جو کچھ سوائے موجودہ جائداد روپیہ کے کوئی اور زاید رقم پیدا کروں تو اُس کا دسواں حصہ بھی ہر سال شروع جنوری میں ادا کرتا رہوں گا۔

(۵) انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا کہ ان مصارف کے لئے جو میری میت کو قادیان مقبرہ بہشتی میں لے جانے کے لئے خرچ ہوں گے [illegible] وقتاً فوقتاً انجمن کو سپرد کروں گا لیکن بقضائے الٰہی اگر مجھے ایسا موقع نہ دیا تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے ترکہ سے جس طرح چاہے وصول کر لے اور یہ انجمن کا فرض ہوگا۔ لہٰذا سرٹیفکٹ مطلوب ہے۔

بقلم خود خاکسار محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بیرون دروازہ دہلی متصل آستانہ شاہ محمد غوث ۲۶ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد ________

سید فضل شاہ

گواہ شد ________

عبد الحق کاتب بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں مسمی عبد الغفار ولد دیندار قوم افغان ساکن قریہ صاحبزادگان علاقہ خوست ملک افغانستان حال مہاجر در قادیان۔ لقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ برضا و رغبت خود امروز و بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت می کنم و نوشتہ کنم کہ بعد از وفات من بر این وصیت عمل کردہ شود۔

(۲) اقرار میکنم کہ بر ہمہ دعاوی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان از صدق دل ایمان دارم و از مریدان و پیروان حضرت مرزا صاحب ہستم۔

(۳) اقرار میکنم کہ رسالہ الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود کہ بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع شدہ بود بہ تمام و کمال شنیدہ ام پابند ہدایات مندرجہ رسالہ مذکور ہستم و نیز پابند ہدایات کہ بعد از رسالہ مذکور از جانب حضرت امام یا صدر انجمن احمدیہ جاری شوند ہستم۔

(۴) دریں وقت در ملک خود قدرے اسباب دارم مثلاً گاو وغیرہ لیکن آن قابل ذکر نیست چراکہ او علاقہ افغانستان است و در انجا قبضہ کردن ہر چیز یا آوردن چیزے دریں ملک ممکن نیست دیگر خود در قریہ صاحبزادگان ہم از وطن خود مہاجر بودم کہ برائے حصول صحبت حضرت مولوی عبد اللطیف مرحوم باشند ترک وطن کردہ بودم حالا آن وطن ہم ترک شد و در قادیان آمدم حالا در قادیان سکونت اختیار کردہ ام و نزد من ہیچ جائداد نیست الا وصیت میکنم کہ اگر بعد ازیں قبل از مرگ چیزے نزد من جمع شود از ہر قبیل اسباب باشد یا مکان یا نقد سوم حصہ آن ملک انجمن صدر احمدیہ باشد و باقی دو حصہ برائے اولاد و ورثار باشد۔

العبد

عبد الغفار بقلم خود

گواہ شد ________

صاحب نور ولد العمر نور مرحوم کابلی

گواہ شد ________

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

گواہ شد ________

عبد الرحیم قائمقام ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان دار الامان

گواہ شد ________

عبد الرحیم ولد چندا سنگھ از قادیان ضلع گورداسپور

وصیت ۲۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) میں مسمی سکندر علی مہاجر ولد چودھری ولی داد نمبردار مرحوم قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلاں متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال وارد موضع بھینی بانگر متصل قادیان دار الامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ۔ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج مورخہ ۲۷ محرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں اُن ہدایت کا جو اس

میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط
اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح
موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی
طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن
مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آئندہ شایع ہونگے میں ان تمام کا
اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و
قواعد و شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں
پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ اراضی موازی
۵۲ کنال۔ اور ایک مکان سکونتی پختہ و دو کوٹھڑیاں اور آگے دالان
و صحن ہے جو واقع موضع لکھن کلاں مذکور میں ہے اور جس پر میرا
مالکانہ قبضہ اس وقت ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں
میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ۱/۳ حصے کے متعلق یہ وصیت
کرتا ہوں کہ اراضی مذکور کی پیداوار کا ۱/۳ حصہ فصل بہ فصل صدر
انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کردیا کروں گا۔ اور اس وقت بندہ
کی تنخواہ مبلغ للعہ روپیہ ماہوار ہے اس میں سے مبلغ ایک روپیہ ماہوار
کے حساب سے مد چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے انشاء اللہ تعالیٰ
دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ
جائیداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت
کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس جائیداد
وصیت کردہ سے مفاد ٹھیکا اغراض انجمن کو پورا کرے۔ اور غرضکہ
انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی
میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس
وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت
کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن
مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی
جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کروں یا میرے
مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری
متروکہ ثابت ہو تو اس میں جائیداد افاضہ کیونکہ فوتیدگی انجمن مذکور کو اطلاع
دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ
احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو
احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب
ہدایت انجمن مذکور جو اب شایع ہوچکے ہیں یا آئندہ شایع ہونگی
دار الامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز
مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری
نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق
جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری
جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا
ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز انتظام
قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالہ
کردوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرادوں گا۔
اور اگر ان اخراجات کے لیے میں کوئی اور رقم اپنی زندگی میں
الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے
کم ہو تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ
جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے
ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری
روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات
کو اہم اور جائز اور ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً
لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا
مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے
تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے
متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔
درست اور قایم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو
مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس
کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں
دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی جگہ دفن کیجاسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر (۸) میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن
نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں
یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہونے تھے اس کو بھی وصول
کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ مجلس
کو ہوگا۔

العبد
کمترین سکندر علی مہاجر مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بقلم خود

گواہ شد
باجا نمبردار ولد امیر بخش سکنہ بھینی بانگر۔ نشان انگوٹھا بایاں

گواہ شد
مساۃ گجری زوجہ سکندر علی نشان انگوٹھا بایاں

گواہ شد
عبد الرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دار الامان
ضلع گورداسپور ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد
محمد حسن دفتری میگزین ضلع گورداسپور قادیان دار الامان
بقلم خود ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ حاجی ولد بوٹا قوم جٹ زمیندار ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل و
ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔

(۱) بقائمی حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے
آج بتاریخ ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت لکھدیتا ہوں کہ
میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس
قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا

* بھی جو جائیداد ہو۔ اسکا بھی ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد

چوری اور سینہ زوری کا مقدمہ

ناظرین الحکم اس مقدمہ کے حالات سے واقف ہو چکے ہیں الحکم چونکہ بفضلہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ ظہیر المجرمین ہو اسلئے اس نے اس مقدمہ کے حالات شائع کرنے ضروری سمجھے ہیں مقدمہ مذکورہ ۱۵ و ۲۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو سردار غلام حیدر خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوا۔ سردار صاحب اپنی آزاد منشی اور انصاف پروری میں اس ضلع میں خصوصیت سے مشہور ہیں اور کام کرنے میں بڑے مستعد اور باہمت ہیں ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء کو بارش بڑے زور سے ہو رہی تھی اور باوجودیکہ انکے ہی پہلو میں بیٹھنے والی ایک مجسٹریٹ صاحب ۲ بجے تک عدالت میں نہ آسکے سردار صاحب ٹھیک ۱۰ بجے کچہری میں آکر کام شروع کر چکے تھے ۱۱ بجے کے قریب یہ مقدمہ پیش ہوا۔ اور ڈیڑھ بجے تک شہادت استغاثہ ختم ہو گئی ملزموں کی طرف سے دو وکیل پیروکار تھے اور استغاثہ کی طرف سے کورٹ انسپکٹر صاحب تنہا کام کر رہے تھے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ بڑی قابلیت اور مستعدی کے ساتھ وہ اپنے فرض منصبی ادا کر رہے تھے ایک لائق اور تجربہ کار پلیڈر اور قانون دان کی طرح انہوں نے شہادت استغاثہ کو پیش کیا۔ دوران شہادت میں دیوان سنت رام صاحب بیرسٹر بھی استغاثہ کی طرف سے پیروکار ہو گئے۔ شہادت استغاثہ ختم ہونے کے بعد ملزموں کا بیان ہوا۔ ملزموں نے جیساکہ امید تھی انکار کیا۔ دیال سنگھ ملزم نے لڑائی کا ہونا بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس لڑائی پر اس نے استغاثہ بھی کیا ہوا ہے۔ دوران تفتیش میں بھی ایسا معلوم ہوا تھا کہ پیش بندی کے طور پر ایک استغاثہ دیال سنگھ نے دائر کیا ہے۔ ایشر ملزم نے بھی انکار کیا۔ دیال سنگھ ملزم نے نہایت بے باکی کے ساتھ ایک شرمناک وجہ عداوت پیش بھی کی۔ اگر اسے تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۷ کا علم ہوتا تو شاید اس وجہ عداوت کو پیش نہ کرتا۔ بہرحال عدالت نے ملزموں پر فرد جرم لگا دیا۔ اور ملزم ۳ ایشر کمبو کو پانسو روپیہ کی ضمانت پر تا فیصلہ حراست سے رہا کر دیا۔ آیندہ تاریخ پیشی جسپر گواہان صفائی لئے جاویں گے ۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء مقرر ہوئی ہے اور سردار صاحب موقعہ پر بمقام قادیان مقدمہ سماعت کریں گے۔

سالانہ کھیلوں کا مقابلہ

امسال سالانہ کھیلوں کا مقابلہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو گورداسپور ہونیوالا تھا جسمیں تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی معمول کے موافق شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ بورڈ سکول گورداسپور میں تمام ضلع کے طلباء کو ٹھہرایا گیا تھا۔ مگر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ بعض معاملات میں طلباء کو وجہ شکایت پیدا ہوئی۔ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ بابو سوہن لال صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر (جو ٹورنمنٹ کمیٹی کے سکرٹری بھی تھے) بڑی مستعدی اور جفاکشی سے کام لیا۔ اور ہر طرح سے لڑکوں کو آرام پہونچانے کی سعی کی لیکن جو امر ان کے نوٹس میں نہ لایا جاوے اسکے لئے وہ ہر طرح معذور تھے۔ یہ غلطی میری رائے میں ان ٹیچروں کی اخلاقی جرأت کی کمی کی وجہ سے ہوئی جو طالبعلموں کے ساتھ تھے۔ کیونکہ جب ایڈیٹر الحکم [illegible] صاحب کو [illegible] کے دفتر میں جاکر بعض ضروری امور پر توجہ دلائی تو انہوں نے بڑی مستعدی سے [illegible] ایکا اچھا ہوگیا تھی میں انکا خاص شکرگذار ہوں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک سکول کے طالب علم رات بھر وہاں گیت گاتے رہے اور رات بھر انہوں نے

مغز ما خوردو حلق خود بدرید

کا نمونہ دکھایا۔ جو شرمناک امر ہے آیندہ ایسے ٹیچر طلباء کے ساتھ آنے چاہئیں جنہیں انتظامی قوت ہو اور جو لڑکوں پر اپنا خاص اثر رکھتے ہوں۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو چونکہ سارا دن بارش ہوتی رہی اور آیندہ تین چار دن تک زمین اس قابل نہیں ہو سکتی تھی کہ کھیل شروع ہو اسلئے اس مرتبہ ٹورنمنٹ ملتوی ہوا۔ اب سال آیندہ پر دیکھنا چاہئیے کیا ہوتا ہے۔

نجات یافتہ کپتان حوالات میں

گورداسپور جاکر معلوم ہوا کہ مکتی فوج کے ایک کپتان اور اس کے دو تین مددگاروں نے (جو وہ بھی نجات یافتہ اور یسوع کے لیلے ہیں) ایک عیسائی کے گھر چوری کی اور واردات کو مشتبہ کرنے کے لئے یا چھپانے کے خاطر گھر کو آگ لگادی چلو خس کم جہان پاک۔ ان ملزموں میں ایک بزرگ الفنٹ مسیح بھی ہیں جنکی دینداری اور اتقا کا مکتی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں خاص شہرہ تھا۔ انہوں نے عجیب کمال کیا کہ جب پولیس تفتیش میں ان سے کچھ دریافت کرے تو وہ جواب دینے سے پہلے فوراً گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی تقدیس شروع کر دے اور اسکی مرضی کو زمین پر لانے کی سعی کرے۔ لیکن لالہ بوڑامل صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت سے مقدمہ کو برآمد کر لیا۔ اور یسوع مسیح کے ان لیلوں کو حوالات کے باڑے میں کچھ دن دانہ پانی کھانے کے لئے رکھ لیا۔ اب مقدمہ باضابطہ چالان ہو کر فیصلہ ہوگا۔ خداوند یسوع کی ان بھیڑوں نے عیسائی مذہب کی رو سے شاید کوئی گناہ نہ کیا ہوگا کیونکہ یسوع کا خون ان کا کفارہ ہو چکا ہے۔ انسپکٹر صاحب موصوف خصوصیت سے تعریف کے قابل ہیں جنہوں نے مکتی فوج کے افسروں کی پروا نہیں کی اور اصل ملزموں کو پکڑ لیا۔

*

ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لوٹ لیا گیا

سردار علی حسین خاں صاحب قزلباش اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کے ہاں ہفتہ زیر اشاعت میں کئی ہزار کی چوری ہو گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ ملزموں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور وہ ایسی دیدہ دلیری سے وارداتیں کرنے لگے ہیں۔ لیکن پولیس گورداسپور کے قابل ناز افیسرز بابو غلام محمد صاحب اور لالہ بوڑامل صاحب انسپکٹران نے ملزمان کو دوسرے ہی دن گرفتار کر لیا اور کل مال مسروقہ بھی برآمد ہو گیا یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے۔ سنا گیا ہے کہ یہ گروہ جو گرفتار ہوا ہے ایک خطرناک گروہ ہے۔

انسپکٹران پولیس جنہوں نے نہایت دانشمندی سے اس مقدمہ کو برآمد کیا ہے پولیس کے اعلےٰ افسروں کی طرف سے خاص حوصلہ افزائی کے قابل ہیں اور میں اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ایسے معاملات پر خاص نوٹس لیتے رہیں گے تاکہ دوسرے عہدہ داران پولیس کو برآمدگی مقدمات کے لئے خاص توجہ ہو۔ ایسا ہی ان عدالتوں کو ایسے ملزموں کے لئے خاص خیال رکھنا چاہئیے اور انہیں قابل عبرت سزائیں دینی چاہئیں تاکہ دوسرے ملزموں کے حوصلے پست ہوں۔ باقی حالات ضرور تاً پھر لکھے جاویں گے۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت خدام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ حضور حقیقت الوحی کا تتمہ لکھ رہے ہیں یہ کتاب عجیب و غریب نشانات کا مجموعہ ہوگی۔

۲۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن کی پیشگوئی کا دامن اللہ تعالیٰ جانے کتنا وسیع ہونیوالا ہے موسم بہار شروع ہو چکا ہے اور بادل ہیں کہ آتے ہیں اور برستے ہیں ۲۱ مارچ کو بڑے زور شور سے بارش ہوئی اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

۳۔ قادیان میں الحمد للہ اسوقت طاعون سے امن ہے نواح میں بعض جگہ بہت زور ہے اللہ ہی کے فضل پر بھروسہ ہے۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز دھاری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ۔

بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگی اور ہر قسم کی بابت شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس اکبر دو روپیہ۔

طلاء طلسمی } پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو عوارض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھاویں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی } آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸؍

سوزن دندان } دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴؍

المشتھر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ایڈووکیٹ بمبئی میں سے

اگر یہ بمبئی کا واقعہ نہ ہوتا تو شاید ناظرین اخبار شک کرتے

ذیل کی تحریر جناب حکیم سید شمس الدین علیم الدین صاحب مالک شفاخانہ کولسا محلہ یا دھوبی بمبئی کی ہے یہ بیان کسی دوسرے شہر یا ملک کے باشندہ کا اگرچہ صحیح ہوتا لیکن ہم اس کی تصدیق نہیں کرسکتے لیکن ہم جناب حکیم شمس الدین صاحب کے بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں کیونکہ ہم اُن سے جب چاہیں ملاقات کرکے دریافت کرسکتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ڈون کے پیٹ کی درد اور گردہ کی گولیاں

مریضوں پر آزمائیں اور تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ بخوبی شفا حاصل ہوتی ہے۔ یہ خصوصاً گردہ کی بیماری میں بہت ہی مفید معلوم ہوتی ہے۔ اس مرض کے پرانہ بیماروں کو یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ڈون کی پیٹ کے درد اور گردہ کی گولیاں

صرف نباتاتی اجزا سے بنی ہوئی ہیں اور ادویات اس عمدگی سے مرکب کی گئی ہیں کہ وہ گردوں کی بیماری۔ پیشاب اور مثانہ کی شکایات اور اُن تمام بیماریوں کو کہ جو ان سے پیدا ہوتی ہیں معدوم کرتی ہیں چاہے کیا ہی نازک مزاج شخص کیوں نہ ہو ان گولیوں کا استعمال کامل یقین سے کرسکتا ہے کہ وہ بہت جلد اور ہمیشہ کے لئے شفا بغیر کسی قسم کے آئندہ برے نتائج پیدا کرنے کے دیتی ہیں یہ گولیاں تمام ادویہ فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۳۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے عنہ ۔ آپ ضرور ڈون کی گولیاں منگوائی کہ جن کی ہمارے مہربان حکیم شمس الدین صاحب تعریف کرتے ہیں۔

ایک لاکھ پرزہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہئیے

ہر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

قبیل اپنا۔ امرلگا اور آنکھیں صاف (سرمہ نوری) ہو گئیں کسی قسم کی بیماری وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول الماء ... تک میں فایدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ شبکوری۔ پانی۔ بہنا خارش سوتیابند ابتدائی سرخی ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے بعد استعمال سے کھو دیتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں وڈاکٹروں وحکیموں ورئیسوں وعہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سال بھر سے زائد کو کافی ہے ہر شخص کی ضرورت ہر ایک ہی ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہوں گے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸؍

سوتی لنگی شروع پختہ رنگ کم خرچ بالا نشین خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں ... تو شک لحاف کے واسطے ......

پائیدار و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول ۱۴ گز۔ اگرہ عرض ۱۲ گرہ قیمت صرف ۳؍ فرمائشات وی پی منگاتے ہیں جانبین کا محصول روانہ ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئیے۔

المشتھر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات اور مضبوط بنا کر انسداد مرض کر رہا ہے۔

ہمیشہ اس نشان ہی کی اکاملشن جو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔

ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہر گھر میں ایک شیشی رکھو

روغن نوری امراض مندرجہ ذیل کیلئے سریع الاثر مجرب ہے

الغرض	ناسور	تیزاب لگنا	گلے پڑنا	مونہہ سوجنا	درد و ورم	ذات الجنب	زکام	قبض دائمی	درد شکم
نہایت	خروج	چھپاکی	خناق	مونہہ میں چھالے	سرخی چشم	ذات الریہ	نزلہ	سوزش سینہ	نفخ شکم
مفید	جرجوع	طربہ	ورم زبان	پت	خارش چشم	درد کان	چھینکیں آنا	متلی	بدہضمی
سریع الاثر	زہر بھڑ سیاہ	ورم گردہ	ورم لب	داد	پھولا چشم	خارش کان	بدبوئے بینی	قے	قراقر معدہ
اکسیر الاثر	زہر بھڑ زرد	ورم مثانہ	زخم لب	چنبل	زخم چشم	ورم گوش	زخم بینی	قے الدم	حرقت معدہ
مجرب	زہر مچھر	احتباس حمل	ورم خصیہ	بواسیر	دمعہ چشم	کرم گوش	کرم بینی	اسہال	ریاح المعدہ
ہے	خارش جسم	چیچک	زخم خصیہ	سوزاک	خارش دماغ	زخم گوش	خارش بینی	پیچش خونی	پھوڑہ معدہ
جو صاحب	وغیرہ	وغیرہ	ورم الیاس	آتشک	طاعون	[illegible]	بواسیر بینی	سردرد	ورم معدہ
آزمائینگے	وغیرہ	موتی جھلا	آگ سے جلنا	بدھ	تپ محرقہ	[illegible]	نواصیر بینی	شقیقہ	تخمہ
انشاءاللہ	وغیرہ	بچل ناتا	گرم تیل سے جلنا	گلٹیاں	تپ نوبتی	[illegible]	کھانسی	عصابہ	[illegible]
تصدیق	وغیرہ	مبادی	گرم [illegible] سے جلنا	زخم [illegible] جسم	[illegible]	دانتوں کا ہلنا	کالی کھانسی	خودہ	درد قولنج
فرمائینگے	وغیرہ	زخم تالو	گرم پانی جلنا	بھگندر	روزانہ بخار	درد دندان	دمہ	سرسام	بائی گولہ

المشتہر حکیم نور محمد مالک شفاخانہ نوری موکل ضلع لاہور

حقیقت نماز

ناظرین! مندرجہ بالا عنوان کی کتاب کا مفصل اشتہار الحکم مورخہ ۱۰ فروری میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں کتاب انشاءاللہ مارچ کے اخیر میں شایع ہوگی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ مقرر ہے درخواستیں جلد آنی چاہئیں

(۲) دوسری کتاب اسماء الحسنیٰ ہے جو انشاءاللہ اس کتاب کیساتھ ہی شائع ہوگی اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۲ ہے درخواستیں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان ضلع گورداسپور کے نام بہ اجازت وی پی آنی چاہئیں۔

غریبی صبح شام رات گھر میں - جہاں اور جس وقت چاہو

لگا لگا یا پان تیار پاؤ

ہم نے گولیاں ایجاد کی ہیں ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیے - لگا لگا یا پان اپنے منہ میں سمجھیے تقریباً وہی مزا ہے ذائقہ وہی رنگت بلکہ خوشبو کہیں بڑھ چڑھکر ان گولیوں میں ہم نے ایسی ادویہ ڈالی ہیں کہ جہانتک یہ ہر وقت لگ لگائے خوشبودار پان کا کام دیتی ہیں وہاں بے شمار فوائد بھی ہیں ان کے کھانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں - دانتوں کی امراض مثل پانی لگنا - خون جانا - جبا درد وغیرہ کو مفید ہیں رس اندر پہنچے رہیں تو بدہضمی کو نافع ہیں کھانے کو ہضم کرتی ہیں - بھوک کو بڑھاتی ہیں رطوبت بدنی کو سکھاتی ہیں قبض کشا ہیں - قوت باہ کو بڑھاتی ہیں ذائقہ ان کا بہت ہی اعلیٰ ہے جن لوگوں کو پان کھانے کی عادت ہو ان کو سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے - اب جہاں چاہیں لگا لگا یا پان کھا دیں -

ان کا نام پان ہے

قیمت ۴۴ گولی ایک روپیہ نمونہ دو آنے (۲/)

المشتہر ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ لاہور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۱۰ ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ۱۰ - کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۲ کین ہینڈل مع دو ربڑ کے پیچ کیئے نہایت عمدہ للعہ - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی - ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ۱۰ - کرکٹ بیٹ آل کین - لکڑی جیدہ مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے ۱۲ - کرکٹ سٹ معمولی پریکٹس کے لئے کین ہینڈل عمدہ

بچوں کے کرکٹ سٹ - ۱۲ و ۱۴ برس کی عمر کے لڑکوں کیلئے دو بیٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ

الفیا ۱۰ و ۱۱ دو بیٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال

فٹ بال نہایت عمدہ کور کا و ٹائیٹر پایدار اور مضبوط نمبر ۵ نہایت پایدار ۶

بچوں کے لئے فٹ بال ۴ معہ پمپ ۵

کرکٹ بال گیٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے دھاگے کے بیخ

کرکٹ ڈسکس — پرگس — ہر قی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

ڈوئی کے متعلق اشتہار کی ضرورت

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ خوشخبری تو آپ لوگوں تک بذریعہ الحکم و بدر پہونچ چکی ہے کہ کسطرح خداوند تعالےٰ نے ایک روشن نشان ملک امریکہ میں ظاہر کیا ہے۔ یہ پیشگوئی بڑی کثرت کے ساتھ امریکہ کے اخباروں میں شایع ہو چکی تھی۔ اسلئے اب یہ نہایت ضروری ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کو بھی امریکہ اور یورپ میں ظاہر کیا جاوے کیونکہ اس کے بغیر اتمام حجت نہیں ہوتا۔ میگزین رغم اعانت کی لحاظ سے پہلے ہی بلا قیمت بھیجا جاتا ہے۔ اس لیے اس مد میں گنجایش نہیں۔ اگر اشاعت اسلام سے محبت رکھنے والے کوشش کریں تو چار پانچسو روپیہ اس کے لیے الگ جمع ہونا مشکل کام نہیں۔ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ آپ لوگ خود اس ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ چار پانچسو روپیہ سے چھ سات ہزار اشتہار شایع ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ جب اس نے خود یہ نشان ایک دوسرے ملک میں ظاہر فرمایا ہے تو وہ ان لوگوں کو بھی وہاں پیدا کر دیگا۔ جو اسکی صداقت اور اس کے ساتھ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لانیوالے ہیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں اور کوپن میں اطلاع دیدیں کہ متعلق اشتہار ڈوئی ہے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس اشتہار کا جلدی شایع ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ ابھی ڈوئی کی موت کا واقعہ تازہ ہے۔ اس لئے یہ روپیہ جلدی جمع ہونا چاہیئے۔

وہ لوگ ظالم ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے مرنے پر یونہی خوشیاں کرتے ہیں۔ ہم کسی کے مرنے سے خوش نہیں ہوتے بلکہ اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ اس ایک کی موت سے ہزاروں کو زندگی ملیگی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے روشن نشان ہی وہ چیز ہیں جن سے سچا ایمان دل میں پیدا ہوتا ہے اور ایک نئی زندگی انسان کو ملتی ہے۔

خاکسار محمد علی

سیاحت امیر سے افغانوں کی ناراضگی

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کی سیاحت ہند سے بہت سے مذہبی جوش والے افغان ناراض ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں امیر صاحب کی سیاحت ہند کا حال کس طور سے افغانستان میں پہونچا کہ وہاں انکی سیاحت سے ان لوگوں کو اظہار ناخوشی کا موقعہ ملا۔ بظاہر یہ معلوم ہوا ہے کہ دوران سیاحت میں امیر صاحب کی حسب ذیل باتوں سے افغان ناراض ہوئے ہیں۔

برٹش افسروں کے ساتھ امیر صاحب کا کھانا کھانا اور ان سے اپنی دوستی کا اظہار کرنا۔ یوروپین لباس پہننا۔ زیادہ انگریزی ساخت کی اشیاء اور دریائے کابل کے لئے پل کو خریدنا۔ امیر صاحب کا فریمیسن ہو جانا۔ یہ سب باتیں ناراضگی کے اظہار کا باعث ہیں۔

ضلع لغمان میں جو جلال آباد سے بہت دور نہیں ہے حال میں ملاؤں کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ بہت سے ملا جمع ہوئے۔ اس جلسے میں ملاؤں نے علانیہ بڑی خشم انگیز تقریریں کر کے امیر صاحب پر یہ الزام لگایا کہ فریمیسن بنکر امیر صاحب نے اپنا مذہب تبدیل کر دیا۔ بعض نہایت متعصب ملاؤں نے تو یہ بھی کہا کہ اب امیر صاحب حکومت کے قابل نہیں رہے۔ جب اس وبائے کی خبر سردار عنایت اللہ خاں کو جلال آباد میں پہونچی تو انہوں نے ۲۰ معترض ملاؤں کو طلب کر کے بحث کرنی چاہی۔ اور فوج کو بھیجکر جلسہ منتشر کرا دیا۔ اگرچہ کچھ شور و فساد اور ہنگامہ برپا ہوا۔ مگر بلا کسی آدمی کے قتل و زخمی ہونے کے جلسہ منتشر کر دیا گیا۔ افغانی ملاؤں کی یہ کارروائی سراسر نادانی اور بے عقلی کی ہے۔

(سول ملٹری نیوز)

ایڈیٹر۔ ہمارے یہاں کے اخبارات ملاؤں کی اس قسم کی کارروائی کو نامناسب اور ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ رائے زنی محض خوشامدانہ پہلو رکھتی ہے بات تب تھی جب صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم کی شہادت پر بھی اس قسم کی رائے دی ہوتی۔ اور امیر صاحب کی اس حرکت کو نامناسب اور ناجائز قرار دیا ہوتا۔

افغانستان کے ملاؤں نے جس نظر سے امیر صاحب کی سیاحت پر غور کی ہے انہیں اس کے متعلق رائے زنی کا حق حاصل ہے اور ان کے جو کچھ دیو نہ ہو سکتے ہیں انہیں ہم ہندوستانی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے ان معاملات پر رائے زنی کی کچھ حاجت نہیں دیکھنا یہ چاہیئے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟

امیر صاحب جس حال میں اپنے ابنائے وطن کے حالات سے واقف تھے انہیں اس سیاحت میں ہندوستان میں، اگر اس یا اس کو تو خوش کرنیکی فکر رہی کیوں انہوں نے نہ سوچا کہ انکا طرز عمل اہل وطن کی نظروں میں مشکوک ہوگا۔ بہرحال اس شورش کا جو کچھ بھی نتیجہ ہوگا وہ مفید ضرور ہوگا انشاء اللہ العزیز کیونکہ یا ملاؤں میں آزاد خیالی پیدا ہو جائیگی اور یا امیر صاحب اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے۔

خودکشی کی اعانت میں آریہ گزٹ میں ستی ہونیوالی عورتوں کے حالات پڑھتا رہتا ہوں حال میں جو دو وارداتیں خودکشی کی ہوئی ہیں ایڈیٹر آریہ گزٹ نے ان عورتوں کی بڑی تعریف کی ہے کیا اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عورتوں میں خودکشی کا جو قانوناً جرم ہے رواج دینا چاہتا ہے؟ میں اس پر کسیقدر وضاحت سے پھر لکھوں گا اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس نوٹ پر کیا لکھتا ہے۔

نیوگ اور کثرت ازدواج مندرجہ حاشیہ مضمون پر عنقریب محترم قوم مولوی محمد علی صاحب کا ایک سلسلہ مضامین آریہ پتر کا لاہور میں شروع ہوگا۔ جو ناظرین الحکم کی دلچسپی کے لئے الحکم میں بھی طبع کیا جاویگا۔

قادیان کی آریہ اور ہم پر آریوں کی رائے

لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل قادیان آریہ سماج کے گویا بانی مبانی ہیں اور وقتاً فوقتاً سماج مذکور کے میر مجلس اور سکرٹری رہ چکے ہیں۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اکثر نشانات اور پیشگوئیوں کے وہ چشم دید زندہ گواہ ہیں۔ لالہ شرمپت رائے صاحب کے نام سے منسوب کر کے قادیان کے بازاری اخبار میں جب ظاہر کیا گیا کہ لالہ شرمپت رائے حضرت اقدسؑ کے کسی الہام کے گواہ نہیں تو حضرت حجۃ اللہ نے اتمام حجت کی خاطر قادیان کے آریہ اور ہم کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں چند نشانات اور پیشگوئیاں درج کر دیں کہ جن کے لالہ صاحبان گواہ رویت ہیں جب یہ رسالہ تالیف ہو رہا تھا اس وقت سے لیکر اس کے چھپنے تک لالہ شرمپت رائے صاحب نے بار ہا چاہا کہ وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس رسالہ کے متعلق ملیں لیکن حضرت اقدسؑ نے جو جواب دیا اس کا مفہوم یہ تھا۔

"چونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے نشانات کی تحقیر کر کے شہادت حقہ کو چھپانا چاہا ہے اور ایک سچائی کا خون کر دیا ہے۔ اس لئے میں کسی صورت میں اس رسالہ کو روک نہیں سکتا۔ اور اگر میں ایسا کروں تو خود حق کو چھپانے والا ٹھیرتا ہوں اور یہ سخت گناہ ہے معاملہ پبلک ہو چکا ہے مگر رسالہ کے شائع ہونے کے بعد انہیں حق ہے وہ جو چاہیں لکھیں اور شائع کریں" یہ مفہوم تھا حضرت کے منشاء جواب کا جو پیغام ہی لالہ شرمپت رائے کو پہنچایا۔ بہرحال لالہ صاحب اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور رسالہ شائع ہو گیا۔ اس رسالہ کی اشاعت کے بعد لالہ صاحبان نے کیا جواب دیا؟ یہ سوال ابھی حل نہیں ہوا۔ اور ہمارے ناظرین کو بھی انتظار کرنا چاہئے۔ لیکن لالہ صاحبان کی نسبت آریوں نے کیا رائے قائم کی؟ یہ بھی ظاہر کر دیں کہ ایک حد تک ہم قابل ہو گئے ہیں اور اس رائے کو دیکھ کر لالہ صاحبان کی حالت پر سخت افسوس اور رحم آتا ہے اور یہ بیچارے ٹھیک ٹھیک

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے رہے

کے مصداق ہو رہے ہیں محض قوم اور برادری کے ڈر سے انہوں نے حق کو چھپایا تھا لیکن قوم اور برادری نے جو سلوک ان سے کیا ہے؟ وہ انکے ہی اخبار کے الفاظ میں ظاہر کروں گا۔

مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا چاہئے کہ لالہ صاحبان کی پردہ دری کا موجب دراصل یہی اخبار ہوا ہے کیونکہ وہ غلط فہمی پھیلاتا یا لالہ شرمپت رائے کے خلاف منشاء ایک امر کو ظاہر کرتا اور نہ رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم لکھا جاتا۔ اور نہ اب انکی پردہ دری ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے لالہ صاحبان سے اس آریہ اخبار کو سخت دشمنی ہے اور وہ کوئی مخفی کینہ نکالتا ہے پچھلے دنوں اس نے لالہ ملاوامل صاحب کی ہمشیرہ کی شادی پر اور لالہ شرمپت رائے صاحب کے لڑکے کی شادی پر دونوں بزرگوں کو خوب جلی کٹی سنائی تھیں اور ان پر سخت حملے کئے تھے اور اب پھر ایک معاملہ کو چھیڑ کر ہاتھ دھو کر انکے پیچھے پڑ گیا ہے اصل راز تو ابھی اس مخالفت کا کھلا نہیں لیکن امید کی جاتی ہے کہ حقیقت کھل کر رہے گی۔ بہرحال اب اس رسالہ پر اسی اخبار نے ان دونو لالہ صاحبان کے متعلق صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ

"قادیان کے آریہ سماجی بھی بڑے ہی بزدل اور ڈرپوک ہیں بیس بیس پچیس پچیس سال سے وہ آریہ سماج کے ممبر ہیں مگر ساہس اتنا نہیں کہ مرزا کے کسی صریح جھوٹ کی بھی علانیہ تردید کر سکیں مرزا نے بارہا اپنی تحریروں اور تقریروں میں انہیں بے نقط سنائی ہیں مگر کیا مجال کہ اُف تک کریں اگر یہ انکی سہن شیلتا اور بُردباری کا سبب ہوتا تو کوئی اعتراض نہ ہوتا اور یا اگر ان کے معاملہ کا تعلق محض انکی ذات تک محدود ہوتا تو ہمیں کوئی گلہ نہ تھا مگر چونکہ ان کی خاموشی انکے علم کے خلاف ہے اس لئے ہمیں ان کی بزدلی پر سخت افسوس ہے۔ لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل صاحب خصوصاً ہمارے اس اعتراض کا نشانہ ہیں مرزا صاحب نے ان کو اپنے الہاموں کا گواہ لکھا ہے اور ان کو حلف دیا ہے کہ کیا وہ ہمارے نشانوں کے گواہ نہیں ہیں؟ مگر ان دونوں صاحبوں نے ایسی مون سادھ رکھی ہے کہ گویا ان کو کچھ معلوم ہی نہیں اسی طرح پر انہیں غیرت دلائی ہے اور ایسا رونا اور دکھڑا بھی رو دیا ہے کہ کسی طرح پر ان کی مدد انہوں نے دامے درمے قدمے نہیں کی شاید یہ ساری مخالفت لالہ صاحبان کی اسی بنا پر ہو مگر خیر بات اس نے معقول کہی ہے۔"

اب لالہ صاحبان ان اعتراضوں سے تب ہی بچ سکتے ہیں کہ وہ قسم کھا کر شائع کریں جس طرح پر رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم میں لکھا گیا ہے۔ اگر وہ فی الحقیقت ان الہامات کے گواہ ہیں اور ضرور گواہ ہیں تو اس نا قدر شناس قوم کی پرواہ نہ کریں اور حق کا اظہار کر دیں اور اگر وہ گواہ نہیں تو اسی طرز پر جیسے کہ حضرت اقدسؑ نے قسم کھا کر بیان کیا ہے قسم کے ساتھ موکد کر کے اپنا بیان شائع کر دیں کسی لمبی چوڑی تحریر کی حاجت نہیں اور اگر انہوں نے قسم نہ کھائی تو پبلک بخوبی سمجھ لیگی کہ وہ حق پوش ہیں اور پھر سچائی کا ثبوت اُن کی خاموشی دے گی۔

بہرحال

لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل صاحب اخفائے شہادت حقہ کے الزام کے نیچے ہیں۔ چونکہ عدالتوں نے بھی شہادت کیلئے حلف اسی لئے رکھا ہے کہ تا شاہد جھوٹی گواہی دینے کی جرأت نہ کرے اور باوجود حلف اگر جھوٹ بولے تو وہ سزا پاتا ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹ بولتا ہے وہ اس قابل ہوتا ہے کہ سزا پاوے۔

پس

کل آریہ سماجوں کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ لالہ صاحبان کو مجبور کریں کہ یا تو وہ قسم کھا کر جیسا کہ ان سے مطالبہ کیا گیا ہے اپنا انکار شائع کریں اور یا صداقت اور سچائی کو پیار کرنے والی اور سچائی کے گرہن کرنے کیلئے ہمیشہ طیار رہنے والے لالہ صاحبان شہادت حقہ کو ادا کر کے سبکدوش ہوں۔

ورنہ

یاد رکھیں وہ اخلاقی طور پر قوم کے نزدیک اور مذہبی طور پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ملزم ہیں۔

جنازہ غائب

میاں احمد الدین صاحب احمدی مونگ ضلع گوجرات کی اہلیہ اور میاں عبد الحکیم صاحب احمدی ریاست نابھہ کی بھی اہلیہ فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کلکٹر ضلع نینی تال کی اہلیہ بھی ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء کو فوت ہو چکی ہے۔ ناظرین دعا مغفرت کریں۔ ہر جگہ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔ مرحومگاں کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

ایک اور پیشگوئی پوری ہوگئی

الحکم کی پہلی اشاعت میں ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کا ایک الہام شائع کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی

جو بہت ہی سخت ہوگی"۔

ابھی اس پیشگوئی کو شایع ہوئے لمبا زمانہ نہیں گذرا کہ اس کے آثار شروع ہوگئے ہیں معزز ہمعصر بدر نے ڈیلی میل کے حوالہ سے یہ نوٹ شائع کیا ہے۔

"اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ میں سپائنڈ یلیگ بڑھتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑھتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز میں بیمار مرجاتا ہے ابتک ۲۵۰ موتیں ہوچکی ہیں"۔ یہ آثار بتارہے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ بہت ہی قریب ہے واللہ اعلم بالصواب۔

یہ پیشگوئی جو یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں کے متعلق کیگئی ہے جب پوری ہوگی تو ان شورہ پشتوں کے اس اعتراض کا دندان شکن جواب ہوگی جو کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں جہاں ہر قسم کے فسق و فجور ہوتے ہیں کیوں عذاب الٰہی نہیں آتے ہیں اگرچہ اس اعتراض کا معقول جواب پہلے متعدد مرتبہ دیا جاچکا ہے اور تازہ آفات زلزلہ و سیلاب اور دوسرے ذریعوں سے موت کی گرم بازاری اور قحط وغیرہ نے عملی طور پر دیدیا ہے مگر آنکھ کے اندھے اور دل کے نابینا کب فائدہ اٹھاتے ہیں وہ کسی اور عذاب کے منتظر ہیں اور خدا تعالیٰ کی اس منذر وحی نے قبل از وقت آگاہ کردیا ہے۔ سننے والے سنیں اور اس سے پہلے کہ عذاب الٰہی آکر فیصلہ کردے فائدہ اٹھائیں۔

ہماری ضرورتیں

میرے محترم بھائی ماسٹر احمد حسین فرید آبادی نے مندرجہ بالا عنوان سے معزز ہمعصر بدر میں چند قومی ضرورتیں پیش کی ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اسپر احمدی پبلک اونیشن ہی ظاہر کیجاوے میں سلسلہ وار انکی بیان کردہ ضروریات پہ بحث نہیں کرتا ہاں وقتاً فوقتاً ان سب پر رائے زنی کرونگا (انشاء اللہ) اور میری ذاتی رائے یہی ہے کہ ہماری قوم میں بھی فی الحقیقت رائے زنی کا مذاق پیدا ہونا چاہیئے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ ان امورات پر جو اخبارات سلسلہ میں شایع ہوں فراخدلی سے اظہار رائے ہو جب تک ایسا نہ ہو ایڈیٹران اخبارات کو قومی معاملات کے متعلق رائے زنی کے لئے حوصلہ اور جرأت نہیں ہوسکتی ✦ بہرحال ایڈیٹران اخبارات قومی کا فرض ہے کہ وہ جس امر کو اپنی سمجھ اور فکر میں مفید قوم سمجھیں اسے پیش کریں۔ اسی اصل کو مدنظر رکھکر ایڈیٹر الحکم نے ہمیشہ مفید قوم امور کو پیش کرنے میں تامل نہیں کیا۔ اور قومی ضرورتوں کو اس کا دماغ محسوس کرتا رہا ہے۔ ماسٹر احمد حسین فرید آبادی نے بہت ہی ضرورتیں بیان کی ہیں میں انمیں سے دو کا ذکر کرتا ہوں۔ احمدی ڈائرکٹری اور صنعتی تعلیم

احمدی ڈائرکٹری } احمدی ڈائرکٹری کی ضرورت مینے آج سے نو سال پیشتر محسوس کی تھی چنانچہ مینے ۱۳ مارچ ۱۸۹۸ء کے الحکم کے صفحہ ۹ میں ایک بڑی ضرورت کا پورا کرنا کے عنوان سے ایک آرٹیکل شایع کیا تھا۔ اور اس کے متعلق ایک نقشہ بھی دیا تھا لیکن اسوقت الحکم کی اشاعت بہت ہی محدود اور تھوڑی تھی اور ابتدائی ایام تھے اسلئے یہ ضروری کام معرض التوا میں رہا۔ پھر میں وقتاً فوقتاً اسکی تحریک کرتا رہا۔

اور پھر مئی ۱۹۰۶ء میں شیرازہ قوم کے عنوان سے مینے مضامین شایع کئے اور چھپے ہوئے فارم بھی خانہ پری کیلئے بھیجے لیکن ایک ہزار بھیجے ہوئے فارموں میں سے بہت ہی تھوڑے پہونچے اور پھر یہ معاملہ کھٹائی میں پڑگیا۔ آخر ہم لوگ جو ایڈیٹران اخبار ہیں قوم کی مجموعی امداد کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے خصوصاً وہ کام جو قوم ہی کے کرنے کے ہوں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضرورت کو پہلے ہی دن سے محسوس کیا تھا اور اشتہار بیعت میں ہی اس ضرورت کی تصریح کردی تھی۔ حضرت حکیم الامۃ نے میرے ان مضامین متعلقہ شیرازہ قوم کو ازبس پسند فرمایا اور اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اس کی بھی بڑی ضرورت ہے مگر افسوس کہ ابتک توجہ نہیں ہوئی ورنہ ایسی ڈائرکٹری کا بن جانا کچھ بھی دقت طلب معاملہ نہ تھا۔

ایسا ہی مینے ایکمرتبہ تقویم احمدیہ کا اعلان کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ڈائرکٹری کے منضم کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی مگر وہ ارادے ایڈیٹر الحکم کے دماغ سے نکل کر الحکم کے کالموں میں رہ گئی آئندہ نسلیں یا تو ہمیں مجرم کہیں گی۔ یا ان امور کو قبل از وقت سمجھکر اتنے ہی پر خوش ہوجائیں گی کہ ہم سے پہلوں نے ہمارے لئے ایک راہ طیار کردی۔

بہرحال ڈائرکٹری کی ضرورت ہے اور بہت بڑی ضرورت ہے مگر یہ پوری ہوسکتی ہے قوم کی توجہ سے قوم کی اعانت اور ہمت سے یہ کہنا آسان ہے کہ ایک شخص خیالی گھوڑ دوڑمیں آگے بڑھنے کو آمادہ ہوسکتا ہے لیکن کچھ کرتا دھرتا نہیں لیکن جب یہ دیکھا جاوے کہ اس نے کیا کیا ہے اور وہ کیا کرسکتا تھا تو یہ سوال حل ہوجاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسے ضروری سوال قوم کی متفق آواز سے حل ہوں اور جو ضرورتیں واقعی تسلیم ہوں ان کے لئے اس کام کا کوئی اہل تجویز کرکے اس کو مناسب مدد دی جاوے یہ نہیں ہوا کرتا کہ ایک ضرورت تو واقعی ضرورت ہو اور ایک شخص اسکو پورا کرنے کی قابلیت بھی رکھتا ہو لیکن اسکی ضروری اعانت کا سوال معلق چھوڑکر اسے ہدف ملامت بنایا جاوے ✦ خدا کرے کہ اس تحریک کی تجدید پھر کوئی اثر پیدا کرسکے۔ آمین۔

صنعتی تعلیم | صنعتی تعلیم کی ضرورت کا سوال بھی نیا نہیں اور میں اس تحریک کی تجدید کو دیکھکر بھی ازبس محظوظ ہوا ہوں یہ مسرت اسلئے ہے کہ اس ضرورت کا احساس بھی خدا کے محض فضل سے ایڈیٹر الحکم نے اس ضرورت کو بھی کئی سال پیشتر محسوس کیا اور اسپر توجہ دلائی۔ اور مناسب اوقات میں

مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس ناظم کے سامنے بھی اس سوال کو رکھا لیکن بعض مشکلات یا دوسرے وجوہات کی بنا پر یہ سوال بھی معلق ہی چلا آتا ہے میں نے اسوقت جو نوٹ اس ضروری سوال کے متعلق شایع کئے تھے اُن کو میں یہاں درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔

الحکم نمبر ۲۵ جلد ۱۰ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۸ پر یہ لکھا

"ملک میں صنعتی تعلیم کی ازبس ضرورت ہے"

ہمارا ہمسایہ قوم ہندو زمانہ کی نبض شناس ہے اور دنیوی معاملات میں اس کا فہم بہت وسیع ہے ابتداءً جب انگریزی تعلیم کا ملک میں چرچا ہوا۔ اُسوقت ہندوؤں نے انگریزی زبان کے سیکھنے میں پیشدستی کی اور سب سے پہلے اعلےٰ عہدے حاصل کرلئے مسلمان انگریزی زبان کے جواز عدم جواز پر فتوے لکھنے میں مصروف رہے جب دیکھا کہ کام بگڑا تو انگریزی سیکھنے کیطرف توجہ کی اور ہر شخص کے سر میں یہی خیال سمایا کہ قوم میں انگریزی تعلیم کا عام رواج دیں گے۔ تو کچھ بنے گا مگر بہت پیچھے رہی ہوئی قوم منزل مقصود پر پہونچی ہوئی قوم کا کب مقابلہ کرسکتی تھی گو کسیقدر فائدہ ہوا مگر نہ ہونے کے برابر اب جب کہ انگریزی خوانوں کی ہوئی کثرت اور گورنمنٹ کو ضرورت رہی کم اور ہر سال لاکھوں انگریزی خوان نوکری کے طلبگار پھرنے لگے۔ تو ہندوؤں نے خوب برمحل سوچا کہ اب نوکری سے تو کام بننے کا نہیں اب ضرورت ہے صنعتی تعلیم کی چنانچہ انہوں نے اس ضرورت کو محسوس کرکے لاہور میں ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ قائم کرلی اور اب اسمیں سات جماعتیں بھی کھولدی ہیں مسلمان ابتک بیدار نہیں ہوئے۔ ہم کو معلوم دیتا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کا اسطرف متوجہ ہونا شائد اپنے لئے کوئی نیک فال سمجھی کہ ہندو صنعتی علوم سیکھیں اور ہم انگریزی پڑھکر ملازمت کرلیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا خیال کرلیا ہے تو بدیں عقل و دانش بباید گریست۔ موجودہ طرز تعلیم اور ملازمت کی موجودہ حالت سے ایسی امید کرنا خیالی پلاؤ ہے۔ آجکل کی تعلیم ایک وسیع میدان اور وسیع اخراجات کو چاہتی ہے اور مسلمانوں کی حالت اس بارگراں کے برداشت کرنے کی قابل نہیں رہی اس لئے ہمارے اسلامی کالج اور انجمنیں صنعت و حرفت کی تعلیم پر غور کرکے مسلمانوں کے بچوں کو کسی کام اور مطلب کے بناویں نری انگریزی پڑھا کر انہیں۔ دین و دنیا دونوں سے محروم نہ کریں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ آیندہ ہفتہ سے اس ضروری مضمون پر مسلسل آرٹیکل لکھیں اور مسلمانوں کو بیدار کرنیکی کوشش کریں امید ہے ہمارے دوسرے اسلامی معاصرین بھی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔

پھر ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۶ پر شائع کیا

مسلمان اور صنعتی تعلیم

گذشتہ اشاعت میں جو نوٹ اس عنوان سے ہم نے لکھا ہے اُس کو پڑھ کر ہمارے ایک محسن و مخدوم عاشق قرآن کریم نے فرمایا

کہ مسلمان اگر اپنی ساری توجہ قرآن کریم کی تعلیم اور اسکو دستور العمل بنانے میں صرف کریں تو وہ ہر طرح سے ترقی کے اعلےٰ مدارج پر یقینی پہونچ جاویں۔

ان الفاظ کو آب زر سے لکھنا یا موتیوں میں تولنا ان کی قدر و منزلت کو اسقدر نہیں بڑھا سکتا جسقدر اسپر عمل کرنے سے ان کا شرف ثابت ہوتا ہے۔

بہرحال ہمارا منشا اس سے اسقدر نہیں کہ ہم مسلمانوں کی معراج اسی میں دیکھتے ہیں کہ نجاروں اور معماروں کی جماعتیں دیکھیں ہم مسلمانوں کو اس سے بہت بلند اور عظیم الشان مدارج پر دیکھنا چاہتے ہیں لیکن موجودہ زمانہ میں جب کہ وہ قعر ذلت و نکبت میں ہر حیثیت سے جا گرے ہیں اور تقوے اللہ کے نہ ہونے کیوجہ سے ان کے لئے مخرج نظر نہیں آتا۔ وہ کم از کم اتنا تو کریں کہ جہاں اور اسباب مثلاً انگریزی تعلیم اور ملازمت وغیرہ کو ضروری سمجھتے ہیں اسپر وہ صنعت و حرفت کو ترقی دینے میں کوشش کریں تاکہ نظر برعایت اسباب اُن کو معاش حلال کی ایک وجہ ہاتھ آ دے۔ اور یوں وہ اپنی دنیوی حالت کی اصلاح کرسکیں۔

اس نوٹس کے پڑھ لینے کے بعد میری رائے کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ میں اس سوال کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہوں اور پھر الحکم کے ذریعہ اس سوال کو مجلس ناظم کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے وہ توجہ کرے گی۔ لیکن ساتھ ہی اپنے معزز ہمعصر بدر کو بھی متوجہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ امید ہے وہ بھی اسکی تائید میں قلم اٹھائے گا۔

ایک گورداسپوری وکیل کی ہمت

سردار گنڈا سنگھ صاحب گورداسپور کے ایک وکیل ہیں انہوں نے لاہور کے آریہ گزٹ میں فریاد کی ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہندو طالب علم مسلمان ہوگئے ہیں لہذا آریہ سماج کے منتظم دوڑیں اور سکیں اور انکو بچالیں۔ بڑی واویلا کرکے وہ ایک سکول کھلوانا چاہتے ہیں۔ اور بیچارے بھولے بھالے ایڈیٹر آریہ گزٹ اپیل کے لئے آمادہ ہوئے مگر جب اصل واقعہ کو دیکھا تو وہ ایسا جھوٹ جیسے کوئی کہے کہ گدھے کے دو سینگ ہوتے ہیں۔ سردار صاحب کی حمیت کا تو یہ حال ہے کہ خود قادیاں تک آنیکی ضرورت نہیں سمجھی ورنہ جب انہیں انکے خیال کے موافق ایسی وحشت انگیز خبر پہونچی تھی تو انکا پہلا فرض تھا کہ وہ گورداسپور کی سماج کیطرف سے ہی قادیاں آتے اور اگر واقعات کا علم پیدا کرتے پھر شور مچاتے لیکن وہ اس درد سے ایسے وارفتہ ہوئے کہ انکو یہ بھی خیال نہ رہا کہ واقعات کی اصلیت تو معلوم کریں۔ بٹالہ میں بھنڈاری خاندان کی ایک عورت عیسائی ہوگئی تھی اسکے تدارک کے لئے تو وکیل صاحب اور ان کے ہمخیال آریوں سے کوئی زنانہ مشن ہسپتال بٹالہ میں کھل نہ سکا مگر اب قادیان میں وہ آریہ سکول کھولنا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس حوصلہ پر کہ آریہ گزٹ کے خریدار چندہ دیں خود قادیان تک نہیں آسکتے۔ شاید سردار صاحب کو اپنی فروگذاشت پر اب افسوس ہو اور انہیں معلوم ہو کہ او ہو ہم ہی تو مرد ہیں۔

سردار صاحب کو اپنی تردید کرنے کیلئے صداقت مجبور کریگی اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیں گے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ناظم اس بات سے ہرگز ناخوش نہیں کہ آریہ سماجی یہاں سکول کھولیں بلکہ وہ ایک چھوڑ دس کھولدیں مگر جس بنا پر یہ اپیل ہے وہ غلط ہے ہم تو خوش ہیں کہ اگر کالج پارٹی کا سکول ہوگا تو گوشت خوروں کی بھی سماج بھی قائم ہو جائیگی۔ اور پھر دونو سماجوں میں گاڑھی چھنے گی۔ اور رونق بڑھیگی۔

استفسار و جوابات

ذیل کے سوالات کا جواب حضرت حکیم الامۃ کے ایماء سے لکھا جاتا ہے۔

برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) قبل از وحی و نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی دین کے مقلد تھے یا نہیں۔

(۲) آپ عبادات و توحید پر خود ہی قائم ہو گئے تھے یا کسی کی تقلید پر۔

(۳) آپ نماز نوافل کے طور پر ادا کرتے تھے یا کہ فرض کر کر جیسا کہ فسیون و رهبان ادا کرتے تھے۔

(۴) قبل از نبوت نبی علیہ السلام وضو کرتے تھے یا نہ اگر کرتے تھے تو کس طرح کرتے تھے۔

(۵) شفاعت گناہگاروں کی قیامت میں ہوگی یا نہ۔

(۶) بچہ کے کان میں اذان دینے کی کیا وجہ ہے۔ کیا حدیث سے کہیں یہ امر ثابت ہوتا ہے۔

(۷) واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا الآیۃ اس آیت کے معنے مع تشریح لکھیں۔ روز میثاق ہوا تھا یا نہیں۔

(۸) سورہ الم نشرح کی تشریح فرما دیں کہ کس صورت پر صدر مبارک نبوی شق ہوا تھا۔ کیا نبی علیہ السلام کا سینہ مبارک چاک کیا گیا تھا یا کہ شرح صدر سے مراد حوصلہ و روحانی قوت زیادہ کی گئی تھی۔

(راقم خاکسار شاہ ولی خان احمدی۔ از مقام چینگا)

جوابات

(۱) قبل از وحی کوئی دین صحیح عرب اور شام میں موجود نہ تھا۔

(۲، ۳) قبل از نبوت عبادات نبوی کا کوئی تذکرہ صحیح ہمیں نہیں پہنچا اور نہ بزرگ ائمہ کو اس کی کبھی فکر پڑی۔

(۴) قبل از نبوت وضو یا نہ وضو کرنے کے متعلق کوئی صحیح اور واقعی ثبوت نہیں ملا اور نہ ہمیں اس کی ضرورت پڑی تھی۔

(۵) شفاعت کا دنیا۔ قبر اور قیامت میں ہونا برحق ہے۔ شفاعت کا ثبوت قرآن کریم میں سے یہ آیت ملاحظہ کرو۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ۵

(۶) جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دینے کی وجہ یہ ہے کہ جو آواز بچہ کے کان میں پہلے پڑتی ہے اس کا اثر دماغ میں مستقل ہو جاتا ہے چنانچہ موجودہ زمانہ کی سائینس اور طب کے رو سے مرض نقطہ نظر سے ایسا ہی ثابت ہو رہا ہے جرمنی زبان کے لکچرز (خطبات) بعض ایسے آدمیوں نے پورے پڑھ کر ادا کئے ہیں جن کو اس زبان کی کوئی واقفیت نہ تھی جب وہ اپنی ماں کی گود میں تھے تو انھوں نے اپنی ماں کی زبان سے سنے اور ویسا ہی جوانی کے زمانہ میں ادا کر دیے۔ بچہ کے کان میں اذان دینے کے متعلق احادیث نبوی میں ارشاد موجود ہے۔

(۷) واذ اخذ ربک الخ اس آیت کی تشریح ہماری کتاب فصل الخطاب میں ملاحظہ کرو۔ میثاق برحق ہے قرآن کریم و احادیث نبوی اس کے شاہد ہیں لیکن ارواح کا جسم سے پہلے موجود ہونے کا ثبوت کوئی نہیں۔

(۸) اس میں شک نہیں کہ آپ کا شق صدر ہوا۔ قرآن کریم اسی صریح الم نشرح لک میں ارشاد فرماتا ہے۔ بھلا آپ غور کریں اگر شرح صدر نہ ہو تو وہ کام جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزمرہ کرتے تھے کسی غیر منشرح الصدر کا کام ہے آپ کی نو یا گیارہ بیویاں تھیں اور سب کی سب آپ پر فدا تھیں ان کے ساتھ اگر آپ کامل معاشرت نہ فرماتے تو کیا وہ رہ سکتی تھیں پھر پانچ وقت آپ ہی جماعت کرانا اور بڑی بڑی سورتیں پڑھنا پھر تہجد کو بطور فرض اتنی لمبی قرات سے پڑھنا کہ سورہ بقر۔ سورہ آل عمران سورہ نساء سورہ مائدہ بھی کبھی ایک ایک رکعت میں پڑھ جاتے تھے پھر عرب کے وحشیوں سے مناظرہ یہود سے مناظرہ عیسائیوں سے مناظرہ غرض علماء جہلاء دونوں سے مقابلہ۔ اور پھر اپنا ایک ہی طرز واحد رکھنا۔ پھر یہی نہیں کہ صرف زبانی جمع خرچ ہو بلکہ اپنی تاثیر سے ہزاروں کو عملی طور پر اپنے ساتھ ملا لیتے تھے سائنس نے کوئی ایسا لیڈر دیکھا ہو تو ذرہ اس کا نام ہی بتائیں۔ کہ اس کی تقریر سے لوگ اپنے جان و مال اور ہر ایک چیز کو استقلال و دوام کے ساتھ قربان کر دیں پھر تمام بادشاہان وقت سے خط و کتابت کرنا اور پھر باوجود اس کے سورہ حجرات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی صحابی کو بولنے کی اجازت نہ تھی پھر رات دن کی مہمان نوازی کے لئے نہ کوئی خزانہ ہے اور نہ کوئی مہمان خانہ تھا نہ کوئی باورچی خانہ ہے نہ کوئی لنگر کا مہتمم ہے نہ کوئی چارپائی ہے اور پھر کوئی مہمان ناراض نہیں جاتا۔ پھر قوانین جن میں عبادات و معاملات و روحانی اخلاق کی اصلاح ہو سکے ان کا وقتاً فوقتاً ایجاد کرنا اور ان کو کر کے دکھا دینا اور عمل کروا دینا پھر سارے معاملات کا فیصلہ بھی آپ ہی کرنا۔ پھر فوجی افسروں کو مقرر کرنا اور کمان اپنے ہاتھ میں رکھنا اور ساری سکرٹری شپ (لکھنے منشی کا کام) آپ کی زبان ہی تھی پھر عرب جیسے جنگجو طبائع کو مسخر کرنا اور ان کے عمائد کو ان کے غرباء کے ساتھ کھڑا کر دینا اور رب کے سر زمین پر جھکا دینا اور پچھلے خواہ کتنے ہی بڑے شریف ہوں اور اگلے خواہ کتنے ہی وضیع ہوں ان کے پاؤں کے ساتھ ان کے سروں کو لگا دینا۔ تمام ملک کی خبر رکھنا اور فوجوں کی روانگی کے لئے ایسا سخت انتظام رکھنا کہ کبھی کسی کے مال کو راستہ میں چور نہ لوٹیں اور فتح کے وقت ایک سوئی یا ایک سوئی کا دھاگا کسی سپاہی کو کسی سے لینے کی اجازت نہ دینا۔ پھر قرآن شریف کو ایسا یاد رکھنا کہ ایک نقطہ اور زبر و زیر کی غلطی نہ ہونے دینا بعض دنوں آپ نے صبح کی نماز سے لیکر عشاء کی نماز تک لکچر خطبہ پڑھا ہے۔ نہ زبان کو وقفہ نہ بیان میں

(ختم محمد

سلہ یہ امر تو بتواتر ثابت ہو چکا ہے کہ نبی علیہ السلام کی فطرت ابتداء سے ہی شرسے مجتنب و مصدر خصائل حسنہ و اخلاق فاضلہ پر واقع ہوئی تھی اور کبھی آپ پر کوئی کسی قسم کی تہمت کا الزام نہ لگا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپکے وجود مصدر فیوض کی ابتدائی زندگی کی طہارت و پاکیزہ روش کے متعلق اہل عرب کے آگے یہ آیت پیش کی فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنے اے نبی انکو کہدے کہ میں تمہارے درمیان چالیس برس اس دعوے نبوت سے پہلے زندگی بسر کی ہے مجھ پر کوئی الزام و تہمت نہیں لگی تو اب خدا پر کیوں جھوٹ بولونگا۔

سلہ پس اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ بچہ کے کان میں اذان دینا بانی اسلام اس لئے ٹھہرایا ہے کہ بچہ کے کان میں جو پہلی آواز جاوے اور اسکی فطرت میں قائم ہو وہ توحید الٰہی و رسالت نبوی کی آواز ہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل و اصحابہ افضل الصلوات ٭

سلہ حضرت مولوی نورالدین صاحب

اختلاف ہوا اور پھر تیئس ۲۳ برس کے سارے بیانات میں یہ کہنا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں اور پھر تیئس ۲۳ برس اس عہدہ کی خدمت کرنا کیا کوئی ایک گورنر جنرل آپ نے دیکھا ہے جو تیئس ۲۳ برس کی ملازمت میں یہ لفظ بول سکے۔

پھر کھانا۔ پینا۔ مکان میں رہنا۔ بیوی سے تعلق رکھنا۔ سفر کرنا۔ صلح کرنا۔ جنگ کرنا۔ معاملات بیع و شرا۔ تجارت۔ نکاح۔ طلاق۔ عتاق۔ قضاء۔ شہود۔ شہادات۔ معاہدات مرنے کے بعد کے قوانین۔ یتامیٰ اور کم عقلوں کی خبر گیریاں اور ان کے اموال وغیرہ کی حفاظتیں اسکے سوا ادب الٰہی کے ہزاروں ہزار شغل و اذکار اور قسم قسم کے مراقبات اور قسم قسم کی خلوتیں اٹھتے بیٹھتے سوتے چلتے پھرتے۔ جماع۔ ولادت۔ موت اور قسم قسم کی آیات اللہ جیسے خسوف کسوف اور ان کے متعلق الٰہی یادگاریں اور دعائیں اور قوانین تجویز کرنا پھر ایسے آرام سے بیٹھنا کہ بیویوں کو کہنا کہ آؤ میں تمہیں جاہلیت کے زمانہ کی کہانیاں سناؤں۔

اگر آپ کو شرح صدر کے متعلق کوئی دقت ہے تو اس آیت پر توجہ کر جس میں لکھا ہے فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام۔ وہی صدر کا لفظ اس میں موجود ہے۔ اس شرح صدر کے لئے ضرور ہے کہ صاحب شرح صدر کو ایک نظارہ دکھایا جاوے جس میں اس کا سینہ چیر کر اس میں حکمت و نور و ایمان بھر دیا جاوے۔ طوائف الملوکی کے زمانہ میں کس طرح آنحضرتؐ نے گذارہ کیا۔ نصرانیوں کی سلطنت حبش اور یہودیوں کے ماتحت کس طرح گذارہ کیا پھر جب آپ نے جمہوری سلطنت وہاں قائم کی ہے تو کس طرح گذارہ کیا ہے پھر عرب جیسے بے قانون ملک کو کس طرح قانون کے نیچے جکڑ دیا ہے یہ وہی جانتا ہے جو سرحدی مشکلات سے واقف ہو۔

قومی ضرورتوں کے متعلق تحریکیں

یتیم کی امداد ایک یتیم کی امداد کے لئے دست سوال دراز کیا گیا تھا خدا کا شکر ہے کہ اس کی طرف توجہ کی گئی ہے اگرچہ یہ رقم بہت عرصہ پہلے پوری ہو جانی چاہیئے تھی تاہم اب امید کیجاتی ہے کہ جلد تر اسکے ایکسال کے اخراجات کیلئے للہ جمع ہو جائیں گے اسوقت تک مندرجہ ذیل بزرگان نے توجہ فرمائی ہے اللہ تعالیٰ انپر اپنے برکات نازل کرے اور انکی اولاد کو داغ یتیمی سے محفوظ رکھے۔

چودہری محمد دین صاحب افسر مال دہلی .... صمہ؍
سید محمد نذیر حسین صاحب کھٹیالیاں .... للعہ؍
منشی غلام محمد صاحب شاہ شاہی ۹۹ ڈاکخانہ سرگودہا ...... عہ؍
مرزا عباس علی گارڈ کوہاٹ .... للعہ؍
مرزا محمد شفیع صاحب ہیڈ کلارک ڈاکخانجات ڈیرہ اسمعیل خان ...... عما؍
میاں غوث محمد آف گوبیکے .... ۲؍
منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر نتھرا .... صمہ؍
بابو محمد ثناء اللہ صاحب پلیڈر لاہور .... صمہ؍
محمد دین صاحب میرک .... ا؍

دس وظائف جن دس وظائف کیلئے اعلان کیا گیا تھا۔ انکے متعلق بجز شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد کے سوا کسی اور بزرگ کا خط نہیں آیا شیخ صاحب پہلے سے پانچ روپیہ ماہوار مدرسہ کے عام اغراض کے لئے چندہ دیتے ہیں اس تحریک میں چونکہ ان کا نام بھی تھا انہوں نے نہایت خوشی سے للعہ ماہوار مستقل طور پر وظیفہ دینے کے لئے منظور فرمائے ہیں۔

امدادی فنڈ میں عہ یکمشت حضرت حکیم الامۃ نے دیئے ہیں۔ ایک سال کے لئے چھ سو روپیہ (سما) دس وظیفوں کے لئے مطلوب ہے جن میں سے ابھی ایک سو بھی پورا نہیں ہوا۔ وہ بزرگ جن سے خصوصیت سے نام لیکر مدد مانگی گئی تھی امید ہے جلد تر توجہ فرمائیں گے۔

کس کی اشاعت سب سے زیادہ ہے؟

کچھ عرصہ پہلے اردو اخباری دنیا میں یہ ظاہر کیا جاتا تھا کہ پیسہ اخبار اپنی اشاعت کے لحاظ سے ہندوستان کے اردو اخبارات میں اول نمبر پر ہے۔ چونکہ کسی اردو اخبار کی اشاعت اسکے مقابلہ میں بڑھکر نہ تھی اس لئے کسی کو حوصلہ اور جرأت نہیں ہوئی کہ اسکے دعویٰ کو باطل کرے مگر جب **ہندوستان** لاہور سے جاری ہوا تو اس نے دو ہی سال کے اندر غیر معمولی ترقی کر کے پیسہ اخبار کو اشاعت کے لحاظ سے مقابلہ کیلئے للکارا۔ میرا اپنا خیال ہے کہ **ہندوستان** کو ایسے مقابلہ کی حاجت نہ تھی لیکن بعض امور ایسے پیش آئے کہ ہندوستان کو مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا پڑا۔ اور در حقیقت ہندوستان نے ملکی خدمت کے لحاظ سے اچھا کیا کیونکہ اشاعت کا مبہم سوال کے حل نہ ہونے کی وجہ سے پبلک کو مغالطہ لگ سکتا تھا اور اور نہیں تو کم از کم اشتہاری دنیا کو خاصہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ **ہندوستان** کا دعوےٰ ہے کہ اس کی اشاعت پیسہ اخبار سے زیادہ ہے۔ پیسہ اخبار نے اسکے اس دعوے کو تو جھوٹا ثابت نہیں کیا ایک مرتبہ یہ کہا کہ وہ پانچ ہزار روپیہ تاوان دینے کو طیار ہے اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ پیسہ اخبار کی اشاعت سب سے زیادہ نہیں۔ مجھے پیسہ اخبار کے اس جواب پر حیرانی ہوئی تھی کہ بجائے اسکے کہ وہ پانچ ہزار روپیہ تاوان دیکے وہ صاف طور پر ظاہر کر دیتا کہ میری تعداد اشاعت اسقدر ہے؟ اس شرط بازی سے کچھ فایدہ نہیں صرف تعداد اشاعت بتا دینا گناہ نہیں۔ اگر ہندوستان کی اشاعت واقعی پیسہ اخبار سے زیادہ ہے تو یہ برا منانے کی جگہ نہیں بلکہ خوش ہونا چاہیئے کہ **ہندوستان** نے اپنی وقعت اور ناظرین بڑھانے میں کامیابی حاصل کی اور وہ اخباری برادری کا ایک فرد ہے مگر ہندو مسلمانوں کا بیہودہ سوال ایسے امور میں بھی در انداز ہو جاتا ہے اس کو برطرف کر کے ہمارے معاصرین کو اس قضیہ اشاعت کا دو حرفی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ اور خصوصاً ان لوگوں کو جو اشتہاری برادری کے ممبر ہیں پیسہ اخبار کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی صحیح اشاعت پبلک کو بتائے اور اگر پیسہ اخبار اپنی اشاعت ہندوستان سے زیادہ ثابت نہ کر سکے تو نہایت نیک نیتی سے اس کو تسلیم کر لے اور یہ امر بھی اخلاقی پہلو سے اسکے لئے مسرت ہی کا موجب ہوگا۔ اور اگر پیسہ اخبار کی اشاعت زیادہ ہو تو ہمعصر ہندوستان اپنی غلطی کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ لیکن یہ سوال ابھی حل نہ ہوگا بہتر ہے چند معززین کی ایک کمیٹی ہو جس میں دونو ہمعصر اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں اور بالآخر اسکا فیصلہ شایع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے کہ پیسہ اخبار اسپر توجہ کریگا اور ہمعصر ہندوستان بھی اپنا خیال ظاہر کر دیگا کہ کیا وہ کمیشن کا فیصلہ منظور کرے گا؟

حدیث معراج سے حضرت عیسیٰ کو زندہ سمجھنے والے غور کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آجکل ہمارے گاؤں موضع دوالمیال اور گرونواح کے دیہات میں عام لوگوں کے درمیان حیات و وفات مسیح پر خوب بحث ہو رہی ہیں کیا مرد کیا عورتیں ہر ایک اسی شغل میں مصروف ہے جہاں چار پانچ آدمی باہم ملکر بیٹھتے ہیں وہاں یہی ذکر کیا جاتا ہے ایک دو شخص یہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت دشمن ہیں رات دن ان کا یہی وعظ ہے کہ مرزیوں نے قرآن شریف کو بدلدیا ہے قدیمی کتابوں کو نہیں مانتے حدیثوں کی تاویلیں کرتے ہیں چنانچہ جو آدمی ان کو ملتا ہے اس کے آگے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔ لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ الخ قال فانزل فاقتلہ۔ لہذا میں اپنے مولوی صاحبان سے پوچھتا ہوں کہ جب قرآن شریف اور حدیث معراج سے جو بخاری میں درج ہے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہو گئی تو پھر یہاں عیسیٰ سے آپ مثیل عیسیٰ کیوں مراد نہیں لیتے اور تاویل کو کیوں آپ برا سمجھتے ہیں کیونکہ تاویل تو قدیم سے علماء کرتے آئے ہیں اور ہمیشہ ضرورت کے وقت تاویل کی جاتی ہے دیکھو بخاری میں ہے اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی اور مسند دارمی میں ہے۔ مولدہ مکۃ ومہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام اب بتاؤ الارض کے خزائن کی کنجیاں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر رکھی گئیں اور ملک شام میں آپ کی سلطنت واقع ہوئی یا آپ کے نائب اور مثیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کنجیاں لیں اور بلاد شام میں ان کی سلطنت واقع ہوئی پھر اس حدیث کو پڑھو جو بخاری کتاب الادب میں ہے عن انس رضی اللہ عنہ ان رجلاً من اہل البادیۃ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قائمۃ قال ویلک ما اعددت لہا الخ فمر غلام للمغیرۃ وکان من اقرانی فقال ان اخر ہذا فلم یدرکہ الہرم حتی تقوم الساعۃ۔ اب اگر تاویل نہ کی جاوے تو پھر مغیرہ کے غلام کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت کا قائم ہونا کیونکر مانا جاتا ہے اُسے تو فوت ہوئے بھی مدت گذر گئی مگر ابھی تک قیامت نہیں آئی اور ما اعددت لہا سے ظاہر ہے کہ مراد الساعۃ سے وہی قیامت ہے جس میں حشر اجساد ہو کر حساب کتاب ہوگا پس آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ مرزئی تاویلیں کرتے ہیں اور قدیمی کتابوں کو نہیں مانتے ہرگز درست نہیں اور عام لوگوں کے سامنے تمہارا یہ دعوے بھی کہ تمام کتابوں میں یہی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ عنصری جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھایا گیا اور پھر آخری زمانہ میں اُسی جسم کے ساتھ زمین پر اُتریگا بالکل غلط ہے ظاہری معنوں پر زور دینے والو اب میں تمہارے آگے شیخ الاسلام شرح بخاری سے چند حوالے پیش کرتا ہوں سُنیئے (۱) وقال انس فلما مر جبریل بادریس قال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من ہذا قال ہذا ادریس ثم مررت بموسیٰ فقال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من ہذا قال ہذا موسیٰ ثم مررت بعیسیٰ فقال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من ہذا قال ہذا عیسیٰ الخ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو فوت شدہ نبیوں میں دیکھا ہے اور حضرت عیسیٰ نے بھی دوسرے نبیوں کی طرح یہی جواب دیا کہ مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح اگر ان کے امتی ہونے کا اعتقاد صحیح مانا جاوے تو ایک امتی کا اپنے پیشوا و مقتدا کی نسبت والاخ الصالح کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ اسی حدیث میں حضرت آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا جواب بجائے والاخ الصالح کے والابن الصالح مذکور ہے اگر حضرت عیسیٰ کا دوسرے انبیاء کے برخلاف خاکی جسم ہوتا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس عجیب جسم کا جو بغیر طعام اس وقت تک آسمان پر موجود ہے کیوں نہ ذکر فرماتے (۲) در صحیح مسلم از انس مرفوعا۔ گذشتم بموسیٰ شب اسریٰ نزد کثیب احمر که ایجا قبر موسیٰ است حالانکہ وے ایستادہ نماز گذارد و در قصہ خود از ابی ہریرہ ہمچنانی در قصہ اسریٰ کہ ازاں جملہ انیست و دیدم خود را در جماعۃ از انبیاء پس ناگاہ موسیٰ ایستادہ نماز میگذارد و ناگاہ وے مرد لیست مضرب جعد و ناگاہ عیسیٰ بن مریم ایستادہ نماز میگذارد و نزدیک ترین مردم بوے از روئے مانند عروہ بن مسعود است و ناگاہ ابراہیم ایستادہ نماز میگذارد و مشابہ ترین مردم بوے صاحب شما است کنایت از ذات شریف خود کرد پس وقت نماز شد پس امام شدم الجماعۃ را در نماز گفت بیہقی و در حدیث سعید بن مسیب از ابی ہریرہ آمدہ کہ ملاقات کرد آنحضرت ایشاں را در بیت المقدس پس حاضر شد نماز پس امامت کرد ایشاں را پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم بستر جمع شدند در بیت المقدس" (شیخ الاسلام کتاب الانبیاء) مدعیان حیات مسیح بتاویں کہ جس جسم کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے وہ جسم تو باعتقاد آپ کے آخری زمانہ میں اُتریگا پھر بیت المقدس میں کس جسم کے ساتھ اُتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس یا تو اُسی جسم کے ساتھ اُترے ہونگے یا اس کثیف جسم کو آسمان پر چھوڑ کر دوسرے انبیاء کی طرح لطیف جسم میں نازل ہوئے یہ دو صورتیں تمہارے دعوے کو باطل کرتی ہیں بصورت اول اُس جسم کا رفع و نزول تو آپ لوگ ایک ہی دفعہ مانتے ہیں یعنے یہود کے خوف سے وہ جسم اُسوقت آسمان پر اُٹھایا گیا اور پھر آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں دفن کیا جاویگا بصورت ثانی آپ لوگ تو سوائے آخری زمانہ کے حضرت عیسیٰ کے اُس خاکی جسم اور روح میں جدائی نہیں ڈالتے یہ تو موت ہے جس کے آپ قائل ہیں نیز جدائی کے وقت اُس جسم کا زمین میں مدفون ہونا ذکر ہے نہ آسمان میں۔ شاید حضرت عیسیٰ بیت المقدس میں ہی خاکی جسم چھوڑ گئے ہونگے کیونکہ اُس وقت یہود کا کچھ خوف نہ تھا جو ان کے جسم خاکی کے رفع کا باعث ہے۔ بہتر ہے کہ کوئی صاحب میرے اس سوال کو بھی حل کر دے کہ جب حضرت عیسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس میں نماز پڑھی تو پھر وہ اپنے جسم کو کس چیز پر سوار کر کے اور کس راستہ سے پہلے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آسمان پر پہنچ گئے کیونکہ اسی معراج کی حدیث میں لکھا ہے فلما جاء الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ہذا قال ہذا جبریل قال معک احد قال معی محمد قال ارسل الیہ قال نعم الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس راستہ سے نہ عیسیٰ علیہ السلام اُترے نہ پھر واپس چڑھے ورنہ خازن اس طرح کیوں پوچھتا علاوہ اسکے جس جسم کے ساتھ حضرت عیسیٰ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی وہ تو آپ بخوبی دیکھ چکے تھے پھر اُسی جسم کے ساتھ آسمان میں مسیح کو دیکھکر آپ کا یہ فرمانا قلت من ھذا قال ھذا عیسیٰ" کیا معنے رکھتا ہے چونکہ ظاہری معنوں کے برخلاف ہمارے معترضین کے نزدیک سراسر گمراہی ہے لہذا اس معاملہ میں اصل حقیقت سے ہم کو آگاہ کیا جاوے (۳) مدعیان حیات مسیح کا یہ اعتراض کہ احمدی جماعت کے علماء تاویلیں کرتے ہیں بہت ہی بیجا اعتراض ہے ان کے اس اعتراض سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ خوف نہیں ورنہ وہ ایسی باتوں سے کیوں انکار کرتے جن سے خود ان کی اپنی مذہبی کتابیں بھری پڑی ہیں اگر

تاویل کرنا خصوصاً ایسی تاویل جس کے لئے سخت ضرورت درپیش ہو
کفر یا الحاد ہے تو پھر علماء اہل اسلام میں سے کوئی بھی اس الزام سے
بری نہیں ہو سکتا اب میں انبیاء کی حیات مابعد الموت کی نسبت جو بحث اس
شرح بخاری میں کی گئی ہے لکھتا ہوں جس سے علاوہ موت مسیح کے ناظرین
کو علمائے متقدمین کی تاویلوں کا حال بھی معلوم ہو جائیگا — روایت کردہ
احمد از طریق دیگر از ابی ہریرہ مرفوعاً کہ فرمود آں حضرت شبے کہ اسرا کردہ
شد بمن تقدم یافتم تا جائے کہ نہادند انبیاء را پس خود مرا از بیت المقدس
پس عرض کردہ شد بر من عیسیٰ بن مریم الحدیث و میتہ اند شد رویت انبیاء
در تیقظ چرا انبیاء افضل اند از شہداء و شہداء زندہ اند نزد پروردگار پس حیات
انبیاء باید کہ برنحو اتم و اکمل باشد از حیات شہدا پس دور نیست کہ نماز
گذارند و حج گذارند" (شیخ الاسلام) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اسی
خاکی جسم کے ساتھ ہر سال حج بھی کرتے ہیں جو صاحب ان کے حلیہ سے واقف
ہیں انہیں چاہئے کہ حج کے دنوں میں تلاش کریں شاید ان کو پا جاویں تو منت
زاری کریں کہ حضور اب تو کسر صلیب اور قتل خنزیر کا وقت ہے آپ آسمان
پر جا کر کیا کرینگے امید ہے کہ وہ زمین پر ہی رہ جائینگے اور اس انتظاری سے لوگوں
کی جان چھوٹے گی — و جمع نمودہ بیہقی کتاب در حیات انبیاء در قبور وارد
کردہ دراں حدیث انس کہ انبیاء زندہ اند در قبور خود کہ نماز میگذارند
الخ و آوردہ است بیہقی از روایت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہ یکے
از فقہائے کوفہ است از ثابت بلفظ دیگر کہ انبیاء گذاشتہ نمی شوند در
قبور خود پس از چہل شب ولیکن ایشاں نماز میگذارند پیش خدا تا آنکہ نفخ
کردہ شود در صور" جب انبیاء سابقین میں مسیح علیہ السلام کا شامل
ہو کر نماز پڑھنا ثابت ہو گیا تو بموجب اس حدیث کے وہ قیامت تک
وہیں نماز دوسرے انبیاء کی طرح پڑھتے رہینگے اور دنیا میں واپس نہیں
آسکتے — یہ حدیث پہلی حدیث کی معارض ہے اسی لئے بیہقی نے اس کی یہ
تاویل کی "مراد آنست کہ گذاشتہ نمیشوند کہ نماز گذارند مدت چہل روز
پس ازاں نماز گذارند باشند پیش خدا یعنے محجوب از انظار مردم" پھر شارح
علیہ الرحمۃ آگے لکھتے ہیں صاحب تلخیص از شیخ نعیم گفتہ نالے کہ ازاں
حضرت ماندہ ہم بر ملک او باقی است چنانچہ در حالت حیات بود
و انتقال نمیکند بملک ورثہ چنانچہ اموات را (پھر آپ کی زندگی میں
ورثہ نبوت کا مالک حضرت عیسیٰ کو جو بنی اسرائیل کا پیغمبر تھا کیوں سمجھا
جاتا ہے) و آنچہ مشکل میشود دریں جا حدیث صحیح ما من مسلم یسلم
علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (اس حدیث کو حیات دائم
کے برخلاف پاکر شارح نے یہ تاویل کی ہے یعنے) طریق آنست کہ تحقیق رد
کردہ است حق تعالیٰ بر من روح از پیش آں دیگر آنکہ مراد از روح نہ روحی
کہ فرستادن روح باشد بقالب میت بلکہ عبارت ست از توجہ و اقبال
روح اقدس از اظہار اشتغال و استغراق بشہود حضرت قدس و مشاہدہ ملاء
اعلیٰ بسوئے ایں عالم تا رد سلام و جواب آں میسر گردد دیگر آنکہ ایں کلام خطاب
ست بر مقدار فہم اہل ظاہر کہ در تفاہم و تعارف ایشاں از سماع کلام
و رد جواب از موتی بے روح ممکن نہ متصور نباشد (ہمارے معترضین
اہل ظاہر جو پہلی کتابوں پر اپنا عمل درآمد بتاتے ہیں اور جو حدیث انہ نازل
اور رفع نزول حقیقی سے حیات مسیح پر دلیل پکڑتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ
اور سنت رسول اور دیگر محاورات عرب میں صدہا ضمائر غائب بلکہ ضمائر
مخاطب اور متکلم کی ایسی پائی جاتی ہیں جن میں ان کا مثیل مراد ہے نہ اصل وہ
ذرہ یہاں رد روح کی تاویلات و توجیہات پر غور کر کے اپنے کفرنامہ کی
پڑتال کریں کہ امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں کوئی مسلمان باایمان بھی
گذرا ہے یا نہیں) شیخ علاء الدین قونوی کہ از علماء ارباب تصوف ست میگوید

کہ اعتقاد حیات انبیاء در قبور و وجود ایشاں در روئے برزخ چنانکہ پیش از
وفات ثابت بود و استمرار و استقرار ایشاں در قبور ہم ہمیں وجہ از مسائل فروع
نیست کہ در وے بدلائل ظنیہ غیر قطعیہ اکتفا تواں کرد و مشاہدہ عیانی ثابت
شدہ کہ حیاتیکہ ایشاں را پیش از وفات ثابت بود زوال پذیرفتہ و فانی شدہ
و اعادہ آں حیات را دلیلے قاطعہ و حجتے ساطعہ باید تا اعتقاد بداں صورت
بندد با آنکہ اعتقاد داریم بحیات ایشاں نزد پروردگار جل جلالہ بحیاتے
کہ اکمل و اعلیٰ است ازیں حیات متعارف و اعتقاد داریم کہ آں حضرت
بارفیق اعلیٰ است بسموات اعلیٰ نزد سدرۃ المنتہیٰ عندہا جنۃ المأویٰ و ایں
حالت افضل و اکمل است ازینکہ در قبر مقیم بود اگرچہ بمقتضائے حدیث نبوی
فسحت و وسعتے در قبر مومن میکنند کہ مد بصر باشد چہ جائے قبر سید انبیاء و سرور
اہل اصطفا صلی اللہ علیہ وسلم ولیکن بودن آں در جنت اعلیٰ کہ عرض وے
سموات والارض بود با آنکہ در حدیث آمدہ کہ انبیاء را بعد از چہل روز در
زمین نگذارند و ایشاں نماز میکنند پیش پروردگار خود تا نفخ صور و در
حدیث دیگر آمدہ کہ من گرامی ترم نزد پروردگار خود از آنکہ بعد از سہ روز
مرا در قبر بگذارد پس ظاہر شد کہ قطع با قامت انبیاء علیہم السلام بایں حیات
در قبور و استمرار ایشاں در روے چنانچہ پیش از وفات بودند متعذر ست
و صلوٰۃ موسیٰ در قبر دلالت ندارد بر استمرار اقامت او در وے کیف و
حال آنکہ در حدیث صحیح آمدہ کہ آنحضرت او را و انبیاء دیگر را صلوات اللہ
علیہم اجمعین در سموات ملاقات کردہ پس توفیق آں بود کہ با وجود قرار ایشاں
بر سموات گاہے انتقال بجائے دیگر از موضع قبر و غیرہ نیز کنند" یہ عبارت ظاہر
کر رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ اس خاکی جسم کے ساتھ زندہ نہیں اس کی زندگی بھی
دوسرے انبیاء کی طرح ہے اور وہ کبھی کبھی اپنی قبر وغیرہ کا بھی سیر کرتا ہے اگرچہ
یہ مضمون لمبا ہو گیا ہے لیکن پہلی کتابوں کے حوالے ماننے والوں اور تاویل سے
ناراض ہونے والوں کی خاطر شیخ علاء الدین کے برخلاف جو کچھ اس شرح میں لکھا
ہوا ہے وہ بھی درج کر دیتا ہوں جس سے مسیح کا دوسرے انبیاء کی طرح قبر میں
ہونا ثابت ہے — واما آنکہ قونوی تفضیل و ترجیح دادہ بودن آنحضرتؐ
را در بہشت اعلیٰ بر استقرار در قبر شریف جواب وے آنست کہ قبر احاد مومنین
روضہ ایست از ریاض جنت پس قبر شریف سید المرسلین افضل ریاض
جنت باشد و تواند بود کہ دیدار صلی اللہ علیہ وسلم در قبر از تصرف و نفوذ
حالتے بود کہ سموات و ارض چناں حجاب مرتفع باشد بے تجاوز و انتقال
زیرا کہ امور آخرت و احوال برزخ بر احوال دنیا کہ مضیق حدود جہات ست
قیاس نتواں کرد و آنچہ در تطبیق صلوٰۃ موسیٰ علیہ السلام در قبر و رویت
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم در آسمان گفتہ کہ انبیاء علیہم السلام با وجود
استقرار ایشاں بر سموات گاہے بر قبور نیز نزول و انتقال میکنند کسے کہ قائل
استقرار ایشاں نست در قبر بر عکس آں میرود و میگوید کہ با وجود قرار ایشاں
در قبر در بعضے احیان بقوت نفوذی کہ در عالم ایشاں را دادہ اند عروج
انتقال بسموات نیز نمایند یا گوید کہ مراد دیدن آں حضرت ست صلی اللہ
علیہ وسلم مر ایشاں را در قبور در حالت مرور آں حضرت از سموات بترتیبے
کہ ذکر یافتہ است یعنے قولہ فی السماء السادستہ حال شدگی از فاعل باشد
و مفعول پس استقرار در آسمان صفت آں حضرت باشد نہ انبیاء را" (شیخ
الاسلام شرح بخاری) اے حیات مسیح کے مدعیو آپ کے علمائے متقدمین جنکی
کتابوں کے آپ حوالے جانتے ہیں وہ تو حضرت عیسیٰ کا مرنے کے بعد بھی
آسمان پر رہنا نہیں مانتے اور معراج کی رات کو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس قدر انبیاء دیکھے کیا موسیٰ کیا عیسیٰ وہ سب کے سب
قبروں میں دیکھے یا قوت نفوذی کے زور سے قبروں سے آسمان میں بھی
گاہے گاہے جاتے ہیں بالفرض خواہ انبیاء کے بموجب قول شیخ علاء الدین